مختصر

مساجد و مقابر
اور
مقاماتِ نماز

www.KitaboSunnat.com

تالیف

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

مختصر

مساجد و مقابر
اور
مقاماتِ نماز

تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترتیب و تبییض

حافظ ارشاد الحق مدنی صاحب
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)
(الذید، شارجہ، متحدہ عرب امارات)

نشر و توزیع
توحید پبلیکیشنز
بنگلور (انڈیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

حقوقِ اشاعت بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

کتاب ---------------------- مختصر مساجد و مقابر اور مقاماتِ نماز

تالیف ---------------------- فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترتیب و تبییض ---------------------- حافظ ارشاد الحق مدنی صاحب

طبع اوّل ---------------------- 1421ھ......2000ء

طبع دوم ---------------------- 1444ھ......2023ء

تعداد ---------------------- 2000

ناشر ---------------------- توحید پبلی کیشنز، بنگلور انڈیا

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1- Tawheed Publications
Contact: Mr. M.R. KhanS.R.K.Garden,
Phone# 9900446193
BENGALURU-560 041
2-Dar us Salam
Contact: Mr.Hanif Ahmed Wani,
SRINAGAR(Jammu Kashmir)
Phone# 9797003342
3-Islam WorldNo. 35, Haines Road,
Coles Park,Near AKS Convention
Center,BENGALURU-560 005
4-Islam Book House Store
No. 60, R.K.Noor Building,Cockburn Road,
Opposite Madrasa e Niswan,Shivajinagar,
BENGALURU-560 051
Contact: 9945744117, 8880044117

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

فہرست مضامین

- افتتاحیہ 7
- جانماز کی طہارت کا حکم 9
- جانماز کی مختلف اشکال واقسام 10
  - چٹائی پر نماز 10
  - پوستین پر نماز؟ 12
  - بچھونے پر نماز 13
  - بحری جہاز و کشتی میں نماز 15
  - ہوائی جہاز میں نماز 17
  - ریل گاڑی اور بس میں نماز 18
  - چھت اور تخت پوش پر نماز 18
  - سواری کے جانور پر نفلی نماز 20
  - صلوٰۃ الخوف پیدل وسوار 22
  - سواری پر نفلی نماز پڑھنے کا طریقہ 22
- کفار کی عبادت گاہوں میں نماز اور تصویر کی قباحت وشناعت 24
  - لمحۂ فکریہ 25
  - آگ وغیرہ کے سامنے نماز؟ 26
  - اِضطرار واختیار 28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

- غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو مساجد میں تبدیل کرنا 29
- کفار و مشرکین کے قبرستانوں کو مسمار و صاف کر کے انہیں مساجد میں تبدیل کرنا!... 32
- انبیاء و صالحین اور عام مسلمانوں کی قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کا حکم 34
  - پہلی حدیث 34
  - دوسری حدیث 37
  - تیسری اور چوتھی حدیث 37
  - پانچویں حدیث 38
  - چھٹی حدیث 38
  - ساتویں حدیث 39
- مسجد یا عبادت گاہ بنانے سے مراد 40
  - پہلا مفہوم و معنیٰ 40
  - دوسرا مفہوم 44
  - تیسرا مفہوم 46
  - تینوں مفاہیم و معانی کا ہی مراد ہونا 47
- ائمہ و فقہاء کا مذہب 49
- جہاں نماز مکروہ ہے 51
  - قبروں پر بنائی گئی مساجد میں نماز کا باطل یا مکروہ ہونا 51
  - پہلی قسم 51
  - دوسری قسم 51
  - اسبابِ کراہت 52
  - پہلا سبب 52
  - دوسرا سبب 52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

- قبرستان میں نماز ..... ایک، دو یا زیادہ قبریں 53
- بلا استقبال بھی کراہت 54
- قبرستان میں مسجد اور نماز کا حکم 56

- ازالۂ شبہات 57
  - مسجدِ نبوی ﷺ کا استثناء 57
  - روضۂ مبارک 59
  - بَین بیتی و منبری 59
  - حجرۂ نبوی کا مسجدِ نبوی میں داخل کیا جانا 62
  - ایک مغالطہ کا ازالہ 64
  - حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی توسیعِ مسجد نبوی 64
  - احتیاط 65
  - یہ قبریں، یہ آستانے 66
  - حمام میں نماز کی کراہت و ممانعت 69
  - اونٹوں کے باڑے میں نماز کی کراہت و ممانعت 71
  - ممانعت کی حکمت 72
  - مقاماتِ عذاب پر نماز کی کراہت 73

- چھبیس مقامات پر نماز؟ 78
  - الگ الگ وضاحتیں ۱ تا ۹ 80
  - ۱۰،۱۱: تنور اور چراغ کی طرف منہ کر کے نماز 80
  - ۱۲،۱۳: روڑی و کمیلہ میں 81
  - ۱۴: عام گزرگاہ پر 81
  - ۱۵: خانہ کعبہ کی چھت پر 81

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

- ۱۶: لیٹرین کی طرف منہ کر کے 81
- ۱۷: غصب کی ہوئی زمین میں نماز 83
- ۱۸، ۱۹: سوئے ہوئے یا باتیں کرتے ہوئے شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا 83
- ۲۰: وادی کے بطن میں نماز 86
- ۲۱، ۲۲، ۲۳: بدعتی، جنبی اور حائضہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا 86
- ۲۴: فاسق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا 86
- ۲۵، ۲۶: اللہ و رسول ﷺ یا کسی دینی امر سے مذاق 87

کعبہ کے اندر نماز کی مشروعیت 88
- فقاہتِ امام بخاری رحمہ اللہ کا ایک نمونہ 89
- نفل یا فرض بھی 89

مصادر و مراجع 92

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ .

أَمَّا بَعْدُ :

معزز قارئین!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کی صحت وقبولیت کے لیے جسم ولباس کی طرح ہی جانماز کا بھی پاک ہونا ضروری ہے، اور کچھ مقامات ایسے ہیں کہ وہ اگر چہ بظاہر پاک ہوں گے مگر وہاں نماز پڑھنا بعض دیگر وجوہات کی بناء پر جائز نہیں۔ اس طرح اس موضوع کے دونوں پہلوؤں کی تفصیلات اس کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔

اور مزاروں یا قبرستانوں میں پائی جانے والی مساجد کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ اس کی تفصیل بھی آپ کو اس میں ملے گی۔

زیرِ نظر کتاب دراصل ہماری کچھ ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے، جو متحدہ عرب امارات کے ریڈیو ام القیوین کی اردو سروس سے نشر ہوئی تھیں، جنھیں ہمارے فاضل دوست جناب حافظ ارشاد الحق صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی مبلّغ ومبعوث سعودی۔ الزید۔ شارجہ) نے تقاریر کے اول وآخر سے افتتاحی واختتامی کلمات کاٹ کر کتابی شکل میں مرتب کر دیا ہے۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

اسی طرح جن احباب نے اس کی طباعت کے جملہ مراحل میں سے کسی بھی مرحلہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

کسی بھی رنگ میں تعاون کیا ہے، اللہ اُن سب کو بھی جزائے خیر سے نوازے، ہماری محنت کو شرفِ قبول عطا فرمائے اور اسے ہمارے لیے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا ذریعہ بنائے ۔ اور قارئینِ کرام کے لیے استفادے کی توفیق ارزاں فرمائے ۔ آمین

اس کتاب کے زیر نظر ایڈیشن کی طباعت و اشاعت میں ''توحید پبلیکیشنز'' بنگلور کے ارکان اور ان کے تمام ساتھیوں کے بھی انتہائی شکرگزار ہیں جنہوں نے کسی بھی طرح تعاون کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزائے خیر سے نوازے اور ان کے جان و مال اور اعمال و عیال میں برکت فرمائے، آمین ۔

ابو سلمان محمد منیر قمر نواب الدین
مترجم و داعیہ متعاون مراکزِ دعوت و ارشاد
الخبر، الراکہ، الظہران (سعودی عرب)

۲۰/۷/۱۴۴۴ھ
۲/۱۱/۲۰۲۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جانماز کی طہارت کا حکم

نماز کے لیئے لباس کی طہارت کی طرح ہی اُس جگہ کا پاک ہونا بھی ضروری ہے جہاں نماز پڑھی جائے۔ اور جانماز کی طہارت و پاکیزگی کثیر اہل علم کے نزدیک نماز کے صحیح ہونے کے لیئے شرط ہے اور بعض کے نزدیک یہ سُنّت ہے، جب کہ جمہور اہلِ علم کا مسلک ان دونوں کے مابین ہے۔ ان کے نزدیک یہ واجب ہے نہ کہ شرط یا سُنّت۔ اور علامہ نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ والئی ریاست بھوپال نے ''الروضہ الندیہ'' میں لکھا ہے:

''نماز کے لیئے بدن، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا جمہور کے نزدیک واجب ہے۔ بہت سے اہل علم نے اسے صحتِ نماز کے لیئے شرط قرار دیا ہے اور بعض نے اسے سُنّت کہا ہے''۔

امام شوکانی رحمہ اللہ نے ''نیل الاوطار'' میں اس موضوع پر بڑی مدلّل بحث کی ہے، اور شرط قرار دینے والوں کے دلائل ذکر کر کے ان کا علمی انداز سے تعاقب ورد کیا ہے، اور وجوب کے قول کو ترجیح دی ہے۔ ❶

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے المغنی میں جانماز کی طہارت و پاکیزگی کو صحتِ نماز کے لیئے بنیادی شرط قرار دیا ہے۔ ❷

غرض جانماز کی طہارت کو اگرچہ محققین علماء کی تحقیقِ دقیق کی رُو سے شرط نہ بھی مانیں تب بھی اس کا حکم وجوب سے کم ہرگز نہیں ہے۔

---

❶ تفصیل نیل الاوطار جلد ۱/۲/۱۱۶۔۱۲۲ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

❷ المغنی لابن قدامہ: ۲/ ٤٦٥، تحقیق الترکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

جا نماز کی مختلف اشکال واقسام

یہاں یہ بات بھی واضح کردیں کہ جا نماز سے مراد صرف وہ کپڑا ہی نہیں جو مختلف ڈیزائینوں میں تیار دوکانوں پر بکتا ہے، بلکہ جا نماز سے مراد ہر وہ جگہ بھی ہے جہاں نماز پڑھی جائے ، اُس جگہ اور زمین کو بھی جانماز ہی کہا جائے گا ،اور اُس پر جو صف یا مخملیں کپڑے یا قالین کا مخصوص ٹکڑا بچھایا جائے ،اُسے بھی جا نماز ہی کہا جاتا ہے، ایسے ہی نباتات میں سے کسی چیز کے تنکوں وغیرہ سے بنی چٹائی،اور حلال جانور کی رنگی ہوئی کھال کے ٹکڑے (جسے پوستین کہا جاتا ہے)ان سب اشیاء کو بھی جا نماز کا لفظ شامل ہوتا ہے،بشرطیکہ ان پر نماز پڑھی جا رہی ہو، اور ان اشیاء پر نبی اکرم ﷺ کا نماز پڑھنا کتبِ حدیث میں وارد ہوا ہے، جن میں سے بعض کے بارے میں وارد حدیث ضعیف ہے، جیسے پوستین ہے۔

۱)چٹائی پر نماز:

بساط یا چٹائی پر نبی اکرم ﷺ کے نماز ادا فرمانے کا ذکر صحیح بخاري ومسلم ، ترمذي و نسائي اور ابن ماجه ومؤطا امام مالك میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میری دادی حضرت مُلیکہ (رضی اللہ عنہا) نے نبیٔ اکرم ﷺ کی دعوت کی ،آپ ﷺ جب کھانا تناول فرما چکے تو فرمایا:

((قُوْمُوْا فَأُصَلِّ بِكُمْ))

”اُٹھو! میں تمہیں نماز پڑھاؤں“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں اپنی ایک چٹائی لایا جو کہ بہت پُرانی ہونے کی وجہ سے کالی ہو چکی تھی، میں نے اسے پانی سے دھویا اور نرم و صاف کیا“۔

”نبیٔ اکرم ﷺ کھڑے ہوئے ، میں نے اور یتیم نے (جس کا نام ضمیرہ رضی اللہ عنہ تھا) آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور دادی اماں ہمارے پیچھے اکیلی کھڑی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

ہو گئیں، آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور تشریف لے گئے"۔ ❶

ایسے ہی ابو سلمہ کے طریق سے صحیح بخاری میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهٗ وَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ)) ❷

"نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی جسے بچھا کر آپ ﷺ اُس پر نماز پڑھا کرتے تھے"۔

اِن احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ چٹائی پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ❸

یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ کے بقول اکثر اہل علم چٹائی وغیرہ پر نماز کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ ❹

چٹائی جب بہت ہی چھوٹی سی ہو جس پر صرف ہاتھ اور پیشانی رکھے جا سکتے ہوں تاکہ گرم جگہ پر سجدہ کرنا ممکن ہو سکے تو ایسے ٹکڑے کو [خُمرہ] کہا جاتا ہے، اور وہ کھجور کے پتّوں کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ ❺

اور یہ لفظ بھی احادیث میں وارد ہوا ہے، چنانچہ صحیحین، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

❶ بخاری- حدیث:۳۸۰؛ مختصر مسلم للمنذري :۲۳۳؛ صحیح نسائی علامہ البانی- حدیث:۷۱۱؛ نیل الاوطار امام شوکاني: ۱/ ۲/ ۱۲۶۔

❷ بحواله فتح الباری: ۱/ ٤۹۱ و ۱/ ۵۸۵ .

❸ المغنی :۲/ ٤۷۹ ـ ٤۸۰ .

❹ ترمذی مع تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۹٦؛نیل الاوطار: ۱/ ۱۲۸۲؛ للتفصیل : فتاویٰ ابن تیمیه:۲۲/ ۱٦۳ـ۱۹۳ .

❺ صحیح ترمذی :۱/ ۱۰۵؛ فتح الباری :۱/ ٤۳۰؛نیل الاوطار: ۱/ ۲/ ۱۲٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ)) ❶

''نبی اکرم ﷺ چھوٹی سی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے''۔

اور ترمذی میں بھی یہ حدیث موجود ہے، لیکن یہ وہاں اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بجائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ❷

ایسے ہی بعض آثارِ صحابہ میں ''طِنفسہ'' کا لفظ وارد ہوا ہے۔ اور یہ بھی دراصل چٹائی ہی ہوتی ہے، لیکن اِس میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ اس کے نیچے کوئی مخملیں چیز جیسے اسفنج وغیرہ لگا کر اسے کچھ نرم وگداز کیا گیا ہوتا ہے۔ چنانچہ تاریخ امام بخاری کی روایت میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَا أُبَالِيْ لَوْ صَلَّيْتُ عَلٰى خَمْسِ طَنَافِسٍ)) ❸

''میں اگر پانچ تہوں والی گداز چٹائی پر بھی نماز پڑھ لوں تو مجھے پرواہ نہیں۔''

(یعنی اس کے جائز ہونے پر بھی مجھے کوئی تردّد نہیں اور اکہری چٹائی پر نماز کے جواز کی تو بات ہی چھوڑیں)۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا یہ اثر مصنّف ابن أبي شیبہ میں بھی ہے، لیکن وہاں پانچ تہوں کی بجائے اُوپر نیچے چھ (۶) تہوں یا چھ چٹائیوں کے اُوپر نماز پڑھنے کا ذکر ہے اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الأوطار میں بعض دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بھی نقل کیے ہیں۔

غرض جمہور علماء وفقہاء ان آثار کی بناء پر ایسی مخملیں گداز چٹائی پر جوازِ نماز کے قائل ہیں۔

۲) پوستین پر نماز؟ :

صرف مختلف اقسام واحجام کی چٹائیوں پر ہی بس نہیں بلکہ بعض روایات سے تو پتہ چلتا

---

❶ بخاري- حديث:۳۸۱؛ مسلم مع النيل:۲/ ٤/ ۲۳۰؛ صحيح ابى داوٗد: ٦۱۱؛صحيح نسائي- حديث: ۷۱۲؛ سُنن ابن ماجه: ۱۰۲۹- منتقىٰ الاخبار: ۱/ ۲/ ۱۲۸۔

❷ صحيح ترمذى- حديث: ۲۷۲: المنتقىٰ ايضاً ؛ موارد الظمآن للهيثمي: ۳٥٤۔

❸ بحواله منتقى الأخبار: ۱/ ۲/ ۱۹۱۔ تحقیق طٰہٰ عبدالرؤف سعد، طبع مکتبۃ المعارف، ریاض۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

ہے کہ حلال جانور، بھیڑ، بکری وغیرہ کی کھال کو دباغت دیئے یعنی رنگنے کے بعد اُس سے تیار ہونے والی پوستین پر بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے، چنانچہ اس سلسلہ میں ایک روایت ابو داؤد و مسند احمد اور مستدرک حاکم میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ❶

لیکن ابو داؤد کے شارح علامہ شمس الحق عظیم آبادی ڈیانوی نے عون المعبود میں تلخیص السنن امام منذری کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ اسکی سند کے ایک راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ❷

صاحب نیل الأوطار نے حافظ عراقی سے نقل کیا ہے کہ اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے، اور ابن حبان نے عبید اللہ کو ثقہ تبع تابعین میں سے شمار کیا ہے، اور کہا ہے کہ وہ انقطاع والی روایات بیان کیا کرتے تھے۔ ❸

اِس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث ضعیف اور نا قابلِ استدلال ہے۔ عہدِ حاضر کے معروف محدّث علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف الجامع میں وارد کیا ہے۔ ❹ اور صحیح سنن ابی داؤد سے زیرِ بحث حدیث کو نکال دیا ہے۔ ❺

غرض اس حدیث کے ضعیف ہونے کی وجہ سے پوستین پر نماز ثابت نہیں ہوتی۔ ویسے بھی آج کل جو پوستین دستیاب ہے وہ بہت مہنگی قسم کی ہوتی ہے، لہٰذا اس پر نماز ادا کرنا شاید کبر و نخوت کا سبب بھی بنتا ہے، اس لیئے اس کا استعمال ترک کرنا ہی اَولیٰ ہے۔

۳) بچھونے پر نماز:

وہ اشیاء جنہیں جانماز بنا کر اُن پر نماز پڑھنا جائز ہے، اُنہی میں سے ایک وہ جگہ اور

❶ ابو داؤد مع العون: ۲/ ۳٦۰، حديث: ٦٥٩ ومنتقى الأخبار: ۱/ ۲/ ۱۲۷.

❷ عون المعبود شرح أبو داؤد، علامہ شمس الحق عظیم آبادی: ۲/ ۳٦۰۔

❸ نيل الاوطار: ۱/ ۲/ ۱۲۷.

❹ دیکھیے: ضعیف الجامع جلد دوم، جزء چہارم، ص: ۲۲۳، طبع مکتب الاسلامی بیروت۔

❺ دیکھیے: صحیح سُنن ابی داؤد، جلد اوّل، ص: ۱۲۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

چادر بھی ہے جسے بستر یا بچھونے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو۔ جس پر لیٹا، بیٹھا اور سویا جاتا ہو۔ اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں کہ اس بستر پر مرد سوتا ہے یا عورت یا وہ میاں بیوی کا بستر ہو۔ البتہ اس سلسلہ میں جو بنیادی باتیں پیشِ نظر رہنی چاہئیں وہ یہ کہ ایک تو وہ جگہ یا چادر پاک صاف ہونی چاہیئے کیونکہ یہ تو جانماز کے لیئے اگر شرط نہیں تو کم از کم واجب ضرور ہے۔ جیسا کہ کچھ تفصیل ذکر کی جا چکی ہے۔ ❶

اور اس ''بچھونے'' سے آج کل کے بیڈ مراد نہ لیئے جائیں بلکہ عام بچھونا مراد لیا جائے تو اسی میں احتیاط ہے۔ اور یہی اُولیٰ بھی ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

((وَ صَلَّی أَنَسٌ عَلَیٰ فِرَاشِهٖ)) ❷

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بچھونے یا بستر پر نماز پڑھی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس اثر کو امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنّف میں سعید بن منصور نے اپنی مسند میں موصولاً بھی روایت کیا ہے۔

صحیح بخاری کے علاوہ صحیح مسلم اور دیگر کتبِ حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَیَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَکَانِ السُّجُوْدِ)) ❸

''ہم نبیٔ اکرم ﷺ کی معیّت میں نماز پڑھا کرتے تھے تو گرمی کی شدّت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کا کوئی حصہ اپنے سجدہ کی جگہ پر رکھتا تھا''۔

صحیح بخاری میں تعلیقاً اور مصنّف عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ میں موصولاً حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے:

---

❶ دیکھیئے الروضة الندية ، و نيل الأوطار۔

❷ بخاري مع الفتح: ١/ ٤٩١ .

❸ بخاري مع الفتح :١/ ٤٩٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

"اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا يَسْجُدُوْنَ وَاَيْدِيْهِمْ فِيْ ثِيَابِهِمْ وَيَسْجُدُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلٰى قَلَنْسُوَتِهٖ وَعِمَامَتِهٖ." ❶

"نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سجدہ کرتے جب کہ ان کے ہاتھ ان کے کپڑوں میں ہوتے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم (اپنی پیشانیوں کو گرمی سے بچانے کے لیے) اپنی ٹوپیوں یا پگڑیوں کے بلوں پر سجدہ کیا کرتے تھے"۔

اِن احادیث و آثار سے یہ تو واضح ہو جاتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے پر سجدہ کر لیا کرتے تھے۔ دستر پر نماز پڑھنا بھی اسی قبیل سے ہے۔

۴) بحری جہاز و کشتی میں نماز:

جن اشیاء پر نماز پڑھنا جائز ہے، اُن میں سے ہی ایک جہاز یا کشتی بھی ہے، اور اگر خطرہ نہ ہو تو جہاز اور کشتی میں، خصوصاً جہاز میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی چاہیئے، اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں کشتی سے گرنے کا خدشہ ہو تو پھر اس میں قدرت کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے، چنانچہ مستدرک حاکم، سُنن دار قطنی اور مسند بزار میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: كَيْفَ أُصَلِّيْ فِي السَّفِيْنَةِ؟ قَالَ: "صَلِّ فِيْهَا قَائِماً اِلَّا اَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ")) ❷

"نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ بحری جہاز میں کس طرح نماز پڑھوں؟ (تو آپ ﷺ نے فرمایا) جہاز و کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو، سوائے اس کے کہ تمھیں (کشتی سے گر کر) پانی میں غرق ہو جانے کا خطرہ ہو (ایسے میں بیٹھ کر پڑھ لو)"۔

---

❶ بخاري: ١/ ٤٩٢، ٤٩٣.

❷ صحيح الجامع الصغير للالباني: ٢/ ٣/ ٢٤٤؛ المنتقىٰ: ١/ ٢/ ١٤٢، صفة صلوٰة النبي ﷺ للالباني ص: ٣٧، مستدرك حاكم: ١٠١٩، دارقطني: ١/ ٣٩٥، بيهقي: ٥٦٩٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

صحیح بخاری میں تعلیقاً اور مصنف ابن اُبی شیبہ میں موصولاً حضرت انس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن ابی عتبہ کہتے ہیں:

''میں نے حضرت ابو الدرداء، حضرت ابو سعید خدری، حضرت جابر بن عبداللہ اور بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر کیا ہے۔اُن دیگر کے بھی اُنہوں نے نام لیئے''۔

آگے وہ فرماتے ہیں:

((وَكَانَ اِمَامُنَا يُصَلِّيْ بِنَا فِي السَّفِيْنَةِ قَائِماً وَنُصَلِّيْ خَلْفَهٗ قِيَاماً)) ❶

''ہمارا پیش امام ہمیں (کشتی یا بحری) جہاز میں کھڑے ہو کر نماز پڑھاتا تھا اور ہم اس کی اقتداء میں کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کرتے تھے''۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں:

''اگر تمہارے ساتھیوں کے لیئے مشقت کا باعث نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو، ورنہ بیٹھ کر پڑھ لو''۔ ❷

تو گویا اصل یہی ہے کہ کشتی، لانچ (سٹیمر، موٹر بوٹ) اور خصوصاً جہاز میں بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے۔اور اگر کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں سر چکرانے اور گر کر غرق ہو جانے کا خطرہ ہو تو پھر بیٹھ کر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔اور صاحبِ نیل الأوطار نے بحری جہاز میں نماز کے صحیح ہونے پر اجماعِ اُمت ذکر کیا ہے۔ ❸

---

❶ بخاري وفتح الباري: ١/ ٤٨٨، ٤٨٩ .

❷ بخاري وفتح الباري: ١/ ٤٨٨، ٤٨٩ .

❸ نيل الأوطار: ١/ ٢/ ١٤٣ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

۵) ہوائی جہاز میں نماز:

یہاں یہ بات بھی ذکر کرتے جائیں کہ بحری جہاز کی طرح ہی ہوائی جہاز میں بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے، غالباً اِسی لیئے شریعت نے نہ صرف خانہ کعبہ بلکہ اس کے مقابل آنے والی (اُوپر کی) پوری فضا کو قبلہ کا درجہ دیا ہے تاکہ اُونچی سے اُونچی اور بلند سے بلند جگہ پر بھی نماز ادا کی جاسکے جیسا کہ المغنی لابن قدامہ (۲/۶/۴۷۷ محقّق) سے پتہ چلتا ہے، اور شیخ عبدالرحمٰن جزیری مصری نے ''الفقه علی المذاهب الأربعة: ۱/ ۲۰۶'' میں ہوائی جہاز (اور سٹیمر و ریل گاڑی) کو کشتی پر قیاس کرتے ہوئے اس میں نماز کو درست قرار دیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''بحری جہاز کی طرح ہی سٹیمر و ریل گاڑی اور ہوائی جہاز وغیرہ بھی ہیں''۔

ہوائی جہاز میں اشارے سے نماز کے بارے میں سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ سے ایک سوال کیا گیا تو اُس پر اُن کا فتویٰ صادر ہوا، اُس میں وہ لکھتے ہیں:

''مسلمان پر واجب یہ ہے کہ جب ہوائی جہاز یا صحراو بیابان میں نماز پڑھے تو ماہرین (جہاز کے عملہ وغیرہ) سے قبلہ کی جہت معلوم کرلے، یا پھر قبلہ کی علامات سے پتہ چلائے تاکہ وہ علیٰ وجہ البصیرت قبلہ رُو ہو کر نماز پڑھے۔ اور جہاز یا صحراء میں قبلہ کی تلاش میں کوشش کیئے بغیر اپنی مرضی سے ہی کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لینا جائز نہیں ہے''۔

رہا سائل کا ہوائی جہاز میں بیٹھ کر نماز پڑھنا تو اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو، جیسا کہ بحری جہاز اور کشتی میں کھڑے نہ ہو سکنے کی شکل میں نماز کا معاملہ ہے۔ اور یہ سب فرض نماز کے سلسلہ میں ہے۔

اور اگر نفل نماز ہو تو اس کے لیئے ہوائی جہاز، گاڑی (کار وغیرہ) سواری کے جانور پر نماز پڑھتے وقت قبلہ رو ہونا واجب نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر جدھر بھی وہ جا رہی ہوتی تھی، نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

لیکن مستحب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ایک مرتبہ قبلہ رو ہو جائے اور اس طرح نماز پڑھنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی رُو سے ثابت ہے۔ ❶

نیز اس سلسلہ (طیارہ یا ہوائی جہاز میں نماز کے بارے میں) ہی سعودی دار الافتاء کی ''اللجنة الدائمة للفتاویٰ'' (دائمی فتویٰ کمیٹی) کی طرف سے بھی ایک فتاویٰ صادر ہوا ہے جس کا مفہوم بھی یہی ہے۔ ❷

٦) ریل گاڑی اور بس میں نماز:

ہوائی جہاز اور سٹیمر و ریل گاڑی کی طرح ہی بیل گاڑی اور بس کا معاملہ بھی ہے، ان پر بھی نماز جائز ہے۔

فتاویٰ دار العلوم دیو بند (۱۱۶/۲) میں مولانا مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اگر واقعی ہجوم واژدہام اس قدر ہو کہ رکوع وسجود کے لیے اِدھر اُدھر حرکت ممکن نہ ہو، اور نہ ہی ریل سے باہر نکل کر نماز پڑھ سکتا ہو تو بلا استقبالِ قبلہ اور بلا قیام (بیٹھے بیٹھے) ہی نماز ادا کر سکتا ہے''۔ ❸

٧) چھت اور تخت پوش پر نماز:

بلا واسطہ زمین پر پیشانی تو اس وقت بھی نہیں لگتی جب لکڑی سے تیار کیئے گئے جانماز پر نماز ادا کی جائے، جسے جانماز کے بقدر بنا کر چار پائے لگائے جاتے ہیں اور زمین سے تھوڑا سا اُونچا کیا جاتا ہے۔

ایسے ہی کسی مکان یا مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا بھی جائز ہے، چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، سنن ابی داؤد، مؤطا امام مالک اور مسند احمد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

❶ فتاویٰ سماحة الشیخ ابن باز: ۱/ ٤٨، ٤٩۔سلسلة كتاب الدعوة، الرياض، طبع دوم، ١٤٠٨هـ۔ مختصراً۔

❷ دیکھیے: فتاویٰ اسلامیہ: ۱/ ۳۸۵، طبع دار القلم، بیروت۔

❸ بحوالہ جدید فقہی مسائل، ص: ۴۳۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

''نبی اکرم ﷺ اپنے گھوڑے سے گر گئے اور اُس گرنے سے آپ ﷺ کی پنڈلی یا آپ ﷺ کا کندھا زخمی ہوگیا اور آپ ﷺ نے ایک مہینہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے (ایلاء) کی قسم کھالی۔ آپ ﷺ نے یہ عرصہ اپنے اُس بالا خانے میں گزارا (جو لکڑی سے بنا ہوا تھا) جس کی سیڑھی کھجور کے تنوں کی تھی۔ آپ ﷺ کی عیادت کے لیے آپ ﷺ کے صحابہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی جب کہ وہ سب کھڑے تھے۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیر کر نماز مکمل کر لی تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اسکی اقتداء کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔'' ❶

بخاری شریف میں تعلیقاً، اور مصنف ابن ابی شیبة و سنن سعید بن منصور میں موصولاً مروی ہے:

((صَلَّى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى سَقْفِ الْمَسْجِدِ بِصَلوٰةِ الْاِمَامِ)) ❷

''حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے مسجد کی چھت پر با جماعت نماز ادا کی''۔

بعض دیگر احادیث میں بھی لکڑی پر نبی اکرم ﷺ کے نماز ادا فرمانے کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا صحابۂ کرام ﷺ کو نماز کا طریقہ سکھلانے کے لیے اپنے منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانا صحیح بخاری اور دیگر کتب کی معروف حدیث میں وارد ہوا ہے۔

اس حدیث میں ہے:

---

❶ بخاري: ١/ ٤٨٧؛ مسلم مع نووي: ٢/ ٤/ ١٣٠، ١٣١؛ صحيح ابي داؤد- حديث: ٥٦١؛ صحيح الجامع: ٢٣٥٧۔

❷ بخاري مع فتح الباري: ١/ ٤٨٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

((وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ))

''جب یہ منبر تیار کر کے مسجد میں لا کر رکھ دیا گیا تو آپ ﷺ اس کے اُوپر کھڑے ہو گئے ، اور قبلہ رو ہو کر تکبیرِ تحریمہ کہی اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے''۔

آگے حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے قراءت کی ، پھر رکوع کیا اور آپ ﷺ کے پیچھے دوسرے لوگوں نے بھی رکوع کیا ، پھر آپ ﷺ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور الٹے پاؤں منبر سے نیچے اُتر آئے اور زمین پر سجدہ ریز ہوئے۔

اور آگے وہ فرماتے ہیں:

((فَهٰذَا شَأْنُهُ))❶

''اس طرح آپ ﷺ نے نماز پڑھی''۔

اِس حدیث میں ساری نماز منبر پر پڑھنے کا ذکر ہے سوائے سجدوں کے ، اور وہ بظاہر اس لیئے تھا کہ منبر پر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا ممکن نہیں تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے نیچے اُتر کر سجدے کیئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لکڑی پر بھی نماز صحیح ہے۔ یہ شرط نہیں کہ لازماً زمین پر ہی نماز ادا کی جائے۔

۸) سواری کے جانور پر نفلی نماز:

عام سواریوں مثلاً بحری و ہوائی جہاز ، کشتی اور ریل گاڑی و بس وغیرہ پر نماز کا جواز ذکر کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سواری کے جانور پر نفلی نماز کے جواز کا تذکرہ بھی دلائل کے ساتھ کر دیا جائے۔

امام نووی ، حافظ عراقی اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ کے بقول اس بات پر اجماع ہے کہ سفر میں

❶ بخاري: ١/ ٤٨٦؛ مختصر مسلم للمنذري: ٤٠٨؛ صحيح ابي داؤد: ٩٥٧؛ صحيح نسائي: ٧١٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

سواری پر نفلی نماز جائز ہے۔چنانچہ اس سلسلہ میں صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَىٰ رَاحِلَتِهِ يُسَبِّحُ ، يُوْمِيءُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَالِكَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ))❶

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو سواری پر نفلی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ،آپ ﷺ جدھر بھی جاتے صرف سرِ اقدس سے اشارہ کر کے نماز پڑھتے جاتے، اور آپ ﷺ فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔“

ایسے ہی صحیح بخاری ابوداؤداور ترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَىٰ رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِذَا اَرَادَ أَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ))❷

”نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کیے (نفلی) نماز پڑھ لیتے تھے۔اور جب آپ ﷺ فرض پڑھنا چاہتے تو سواری سے اتر جاتے اور قبلہ رو ہو کر پڑھتے تھے“۔

((لَوْ لَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ اَفْعَلْهُ))❸

”میں نے اگر نبی ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی ایسا ہرگز نہ کرتا۔“

---

❶ بخاری مع فتح الباري:٢/ ٥٧٥؛ نيل الأوطار:١/ ٢/ ١٢٦، ١٤٤؛ مسلم مع شرح نووي:٣/ ٥/ ٢١٠ .

❷ بخاری مع الفتح :٢١/ ٥٧٤، ٥٧٥؛ مسلم مع نووی:٣/ ٥/ ٢١٢؛ والمنتقىٰ: ١/ ٢/ ١٤٤ .

❸ بخاری: ٢/ ٢٧٥؛ صحيح الترمذی: ١/ ١١١؛ صحيح ابي داؤد–حديث : ١٠٨٦؛ نيل الأوطار: ١/ ٢/ ١٤٤ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

اور صحیح بخاری و مسلم اور ابوداؤد و نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ سُبْحَتَهٗ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ)) ❶

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر جدھر بھی وہ جا رہی ہوتی، نماز پڑھ لیتے تھے“۔

۹) صلوٰۃ الخوف پیدل و سوار:

سواری کے جانور پر نفلی نماز جائز ہے، اور اس کے لیے قبلہ رو رہنے کی پابندی بھی نہیں، اور جو احادیث ذکر کی جا چکی ہیں، اُن کی رو سے یہ پابندی فرض نماز کے ساتھ خاص ہے کہ سواری سے اُتر کر اور قبلہ رو ہو کر پڑھی جائے، سوائے صلوٰۃ الخوف کے کیونکہ اس کے بارے میں تو خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم، سورۂ بقرہ، آیت: ۲۳۹ میں رعایت دی ہے اور فرمایا ہے:

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا﴾

”پھر اگر تم کو ڈر ہو کسی کا تو پیادہ پڑھ لو یا سوار ہو کر“۔

اور اس صلوٰۃ الخوف کے طریقہ اور اس کی مختلف صورتوں کے ذکر کا یہ موقع نہیں ہے۔

۱۰) سواری پر نفلی نماز پڑھنے کا طریقہ:

یہاں سواری پر نفلی نماز کی ادائیگی کا طریقہ بھی ذکر کر دیں تو مناسب ہوگا، چنانچہ مؤطا امام مالک میں امام مالک رحمہ اللہ حضرت یحییٰ بن سعید انصاری رحمہ اللہ کے حوالے سے نماز پڑھنے کی کیفیت و طریقہ بھی بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ اِيْمَاءً مِنْ غَيْرِ اَنْ يَضَعَ جَبْهَتَهٗ عَلٰى شَيْءٍ)) ❷

---

❶ بخاري: ۲/ ۵۷۳_۵۷۵؛ مسلم مع نووي: ۳/ ۵/ ۲۰۹؛ صحيح ابي داؤد- حديث: ۱۰۸۳؛ صحيح نسائي: ۱/ ۱۲۱؛ صحيح ترمذي: ۲۸۸؛ نيل الأوطار: ۱/ ۲/ ۱٤٤.

❷ مؤطا مع التنوير: ۱/ ۱٥۱؛ حافظ ابن حجر کا انداز اسکے حسن ہونے کا پتہ دیتا ہے؛ الفتح: ۲/ ۵۷۶_۵۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

''میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ گدھے پر سوار نماز پڑھ رہے تھے اور وہ قبلہ رو ہونے کی بجائے کسی دوسری طرف رُخ کیے ہوئے تھے، وہ اشارے سے رکوع اور سجود کر رہے تھے۔ اور سجدہ کے لئے کسی چیز پر اپنی پیشانی نہیں ٹیکتے تھے''۔

اس کا معنی یہ ہوا کہ سواری کے جانور پر بیٹھا آدمی امام احمد و ابو ثور رحمہما اللہ کے بقول ایک مرتبہ استحباباً قبلہ رو ہو جائے یا پھر جمہور کے مسلک کے مطابق جدھر بھی رُخ ہو تکبیرِ تحریمہ سے نماز کا آغاز کر دے۔ ❶

❶ نیل الأوطار :۱/ ۲/ ۲۴۰ طبع الریاض۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

کفار کی عبادت گاہوں میں نماز اور تصویر کی قباحت وشناعت

کفار کی عبادت گاہوں میں سے چاہے کسی بھی غیر مسلم قوم کا معبد کیوں نہ ہو، اُس میں نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ اُس میں تصویریں یا مجسّمے نہ ہوں۔اور جائے نماز پاک ہونی چاہیے۔

چنانچہ صحیح بخاری میں تعلیقاً اور مصنف عبد الرزاق میں موصولاً حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ شام میں تشریف لائے تو وہاں کے عیسائیوں میں سے ان کے کسی بڑے آدمی (قسطنطین) نے حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کی دعوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِيْلِ الَّتِي فِيْهَا الصُّوَرُ.))❶

''ہم تمہارے گرجوں یا کنیسوں (یعنی چرچو) میں ان مجسّموں کی وجہ سے داخل نہیں ہوتے جن میں تصویریں بنی ہوتی ہیں''۔

اور اس کی مزید وضاحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اُس اثر سے ہوجاتی ہے جو صحیح بخاری میں تعلیقاً اور'' الجعديات للبغوي''میں موصولاً مروی ہے، اُس میں ہے:

((كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّيْ فِي الْبِيْعَةِ اِلَّا بِيْعَةً فِيْهَا التَّمَاثِيْلُ))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عیسائیوں کے گرجا میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے سوائے

---

❶ بخاري و فتح الباري: ١/ ٥٣١ ـ ٥٣٢ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

اس گرجا کے جس میں تصویریں ہوتیں"۔

اور امام بغویؒ نے کچھ مزید الفاظ بھی روایت کیے ہیں، جن میں ہے:

((فَإِنْ كَانَ فِيهَا التَّمَاثِيلُ خَرَجَ فَصَلّٰى فِي الْمَطَرِ)) ❶

"اور اگر اُن میں تصویریں ہوتیں تو وہ اس سے باہر نکل کر نماز پڑھتے، چاہے باہر بارش ہی کیوں نہ ہو رہی ہوتی"۔

ہاں اگر وہاں کوئی قبر ہو تو وہ عبادت گاہیں قبر پر بنائی گئی مساجد کی طرح ہیں جب کہ صحیحین میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے حبشہ کے ایک گرجا کی خوبصورتی اور اس میں لگائی گئی تصویروں کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُولٰٓئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا أَوْ صَوَّرُوْا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَةُ، أُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))❷

"اُن میں سے جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا دیتے اور اس میں تصویریں بنا دیتے۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے"۔

اور ہاں اگر ان میں کوئی قبر اور تصویریں نہ ہوں تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے گرجا میں نماز پڑھی ہے۔❸ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

لمحۂ فکریہ:

یہیں لمحہ بھر کے لیئے ہمارے وہ بہن بھائی بطورِ خاص توجہ فرمائیں جن کے گھروں کے کمروں، انگیٹھیوں، الماریوں، شیلفوں اور میزوں پر اپنوں اور پرائیوں کی تصویریں لگی ہوتی

---

❶ بخاري وفتح الباري :١/ ٥٣١-٥٣٢ .

❷ بخاري مع فتح :٣/ ٤٦٨-

❸ مجموع فتاوىٰ ابن تيميه:٢٢/ ١٦٢، ١٦٣ والمغني:٢/ ٤٧٨ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

ہیں، اور اُن میں سے بعض لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں، تو ان کی نماز کا کیا ہوگا؟

تصویر کی قباحت اور شناعت کا اندازہ تو اِسی سے کیا جاسکتا ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما برستی بارش میں نماز پڑھنا گوارا کر لیتے تھے، لیکن اُس جگہ نماز نہیں پڑھتے تھے جہاں تصویریں ہوتیں۔ لہٰذا ہمارے اُن بہن بھائیوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے جو اپنے گرد و پیش تصویریں آویزاں کرنے یا رکھنے کے بڑے رسیا ہیں اور اس سلسلہ میں ہم اور زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتے۔

آگ وغیرہ کے سامنے نماز؟

غیر مسلم لوگوں کی عبادت گاہوں میں بوقتِ ضرورت نماز جائز ہے بشرطیکہ وہ کسی کی قبر پر نہ بنائی گئی ہوں اور نہ ہی ان میں مجسمے یا تصاویر ہوں، اور یہ آتش کدے، گردوارے، صومعہ و معبد اور گرجا و مندر سبھی کو شامل ہے۔ جب کہ یہاں آتش پرستوں کے آتش کدے میں جلتی آگ کے سلسلہ میں بھی وضاحت کردیں کہ اگر وہاں نماز پڑھنے کی نوبت آہی جائے تو جانماز کے لیئے ایسی جگہ اختیار کریں جہاں ان کی جلائی ہوئی آگ آپ کے اور قبلہ کے درمیان نہ آئے۔ کہیں اِدھر اُدھر رہے تو حرج نہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں معروف تابعی امام ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے:

"اَنَّہٗ کَرِہَ الصَّلٰوۃَ اِلَی التَّنُّوْرِ وَقَالَ ھُوَ بَیْتُ نَارٌ." ❶

''وہ تنور کی طرف رُخ کیئے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ یہ تنور (آتش کدہ) ہے''۔

اگر کوئی ایسی جگہ ہو کہ سامنے آگ جل رہی ہو یا دوسری کوئی چیز ہو جس کی عبادت و پوجا کی جاتی ہو، اور اسے وہاں سے ہٹانا بس میں نہ ہو، اور نہ ہی خود اس جگہ سے ہٹ کر نماز پڑھ سکنے کی گنجائش ہو، تو ایسے میں جب نمازی دل میں یہ بات رکھ کر نماز شروع کردے کہ میں

---

❶ بحوالہ فتح الباری، حافظ ابن حجر: ۱/ ۵۲۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

اس چیز کی پوجا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے جا رہا ہوں، آتش برویا بروئے صنم نہیں بلکہ قبلہ رُو ہوں تو اس صورت میں اس کی نماز بلا کراہت جائز ہوگی۔ کیونکہ صحیح بخاری، كِتَابُ الصَّلٰوةِ: بَابُ مَنْ صَلّٰی وَ قُدَّامَهٗ تَنُّورٌ، أَوْ نَارٌ، أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادَ بِهِ اللّٰهَ اور بعض دیگر کتب میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھی اور فرمایا:

((أُرِيتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ)) ❶

''مجھے آگ دکھائی گئی اور اتنا بھیانک منظر میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا۔''

اور اسی حدیث میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ وہ آگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عین سامنے لاکر دکھائی گئی تھی، دائیں بائیں سے نہیں جیسا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے الفاظ ہیں: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

''ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کے دوران کوئی چیز پکڑی پھر پیچھے کو ہٹ آئے تھے''۔ ❷

ایسے ہی صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّيْ)) ❸

''میرے سامنے اس وقت آگ پیش کی گئی جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا''۔

یہ تمام امور اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز نہ توڑنا، ایسے میں نماز کے جواز کی دلیل ہے۔

---

❶ بخاری: ١/ ٥٢٨-صحیح نسائی: ١٤٠٥.

❷ بخاري مع الفتح: ٢/ ٥٤٠.

❸ بخاری، کتاب التوحید و مواقیت الصلوٰة: ٢/ ٢١-باب وقت الظهر؛ صحیح الجامع: ٢/ ٤/ ٣٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

اِضطرار و اختیار:

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رکھیں کہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں نماز کے جواز کی نوبت تب آئے گی جب وہاں سے نکل کر کسی دوسری جگہ نماز پڑھ سکنا ممکن ہی نہ رہا ہو، اور ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ﴾

"اور ان میں ایسے (منافق) بھی ہیں، جنہوں نے ایک مسجد بنائی اس غرض کے لیئے کہ (دعوتِ حق کو) نقصان پہنچائیں اور (عبادتِ الٰہی کی بجائے) کفر کریں اور اہل ایمان میں پھوٹ ڈالیں اور اِس (بظاہر عبادت گاہ) کو اُس شخص کے لیئے کمین گاہ (مخفی اڈہ) بنائیں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے خلاف برسرِ پیکار ہو چکا ہے"۔

اگلی ہی آیت: ۱۰۸ میں نبی اکرم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا﴾

"آپ (ﷺ) ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا" (یعنی نماز نہ پڑھنا)

تو گویا جو معبد غیر اللہ کی عبادت اور اسلامی کاز کو نقصان پہنچانے کے لیئے تعمیر کیا گیا ہو وہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

ابو داؤد میں حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نے یہ نذر مان لی کہ (ینبع سے آگے) بوانہ نامی مقام پر اونٹ ذبح کرے گا، اور اس سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ سے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا:

"کیا وہاں کوئی بت تھا جس کی عہدِ جاہلیت میں پوجا کی جاتی رہی ہو؟"۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا:

"کیا وہاں مشرکین کا کوئی مذہبی تہوار یا میلہ لگتا تھا؟"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)) ❶

''اپنی نذر پوری کرو''۔

شارح کتاب التوحید علامہ عبد الرحمٰن بن حسن آل الشیخ نے لکھا ہے کہ مسجدِ ضرار سے متعلقہ واقعہ اگرچہ ایک مسجد سے متعلق ہے، لیکن اس ممانعت کا حکم عام ہے۔ لہٰذا وہ مقامات جہاں کفر و شرک ہوتا ہو، اُن پر بھی یہی حکم لگے گا کہ وہاں عبادتِ الٰہی نہ کی جائے کیونکہ وہ مقام نجس و خبیث ٹھہرا۔ اور اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اگرچہ نذر کے بارے میں ہے، لیکن یہ ہر اس عمل کو شامل ہے جو عبادتِ الٰہی کی غرض سے کیا جائے۔ اور آگے لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گناہ اور شرک کے اڈوں کو عبادت کے لیئے منتخب نہیں کرنا چاہیے۔ ❷

اس ساری تفصیل سے ایسے مقامات پر نماز کے لیئے اختیار و اضطرار کا فرق واضح ہو جاتا ہے کہ ہر ممکن احتراز ہی بہتر ہے، اور مجبوراً جائز ہے۔

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو مساجد میں تبدیل کرنا:

یہاں اس موضوع سے ملتی جلتی بلکہ اس کی متعلقہ ایک اور بات بھی ذکر کرتے جائیں کہ اگر کوئی جگہ کفار میں سے کسی بھی غیر مسلم قوم کی عبادت گاہ رہی ہو۔ اور وہ کسی وجہ سے متروک ہو جائے۔ اور وہ جگہ کسی بھی طریقہ سے مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے۔ مثلاً فتوحات کے نتیجہ میں مغلوبین فرار ہو گئے ہوں، اور ان کی عبادت گاہ متروک ہو گئی ہو۔ یا پھر

---

❶ صحیح ابی داؤد: ۲۸۳٤؛ معجم کبیر طبرانی: ۲/ ٦٨، حدیث: ۱۳٤۱؛ کتاب التوحید لشیخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب، قرة عیون الموحدین مترجم اردو مولانا عطاء الرحمن ثاقب: ۱/ ۱۹۸.

❷ قرة عیون الموحدین: ۱/ ۱۹۵-۲۰۱ ارود هدایة المستفید ترجمه کتاب فتح المجید: ۱/ ٤٤۷، ٤۵٦۔ مولانا عطاء الرحمن ثاقب؛ فتح المجید [عربی] شیخ عبد الرحمٰن بن حسن آل شیخ: ۱٦٦-۱٦۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

انہوں نے نئی بنالی اور پرانی متروک ہوگئی ہو۔ اور اس جگہ کو مسلمانوں نے ان سے خرید لیا، جیسا کہ آج کل برطانیہ وغیرہ مغربی ممالک میں چرچوں کو خرید کر انہیں مساجد و مدارس اور اسلامی تنظیموں کے دفاتر میں تبدیل کیا گیا ہے۔ مدرسہ سلفیہ، جامع مسجد، ماہنامہ ''صراطِ مستقیم'' (اردو)، اور انگلش میں ''منتقلی دی اسٹریٹ پاتھ'' (اور مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ) کے دفاتر پر مشتمل عظیم عمارت جو برمنگھم (برطانیہ) میں واقع ہے۔ وہ اس بات کی شاہدِ عدل ہے۔ کیونکہ وہ ایک پرانا متروک چرچ تھی، جسے خرید کر مسجد و مدرسہ اور دفاتر کی شکل دی گئی ہے۔ اور ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ اسلامی فتوحات کے عہدِ زرّیں میں کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی محرابوں کو بدل کر انہیں مساجد کی شکل دی تھی۔ ❶

اور لات ومنات نامی مشہور بتوں میں سے لات طائف میں تھا۔ اب اس کی جگہ پر مسجد تعمیر کی جا چکی ہے۔ اور اگر اس جگہ کو جوں کا توں چھوڑ دیا جاتا تو خطرہ تھا کہ جاہل لوگ اُسے پھر سے وثن نہ بنالیں، اور اس کی پوجا نہ شروع کر دیں، اس فتنہ سے بچنے کے لیئے اس مقام پر مسجد تعمیر کر دی گئی۔ اب لات اور اس کی پوجا کا تصور ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے، اور شرک کا نام ونشان مٹ گیا ہے۔ ❷

اس سلسلہ میں سنن ابو داؤد اور ابن ماجہ میں ایک حدیث بھی ہے:

امام ابو داؤد و منذری رحمہما اللہ نے اس حدیث کی سند پر سکوت فرمایا ہے، اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔ محمد بن عبد اللہ بن عیاض کو ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے اور ابو ہمام بھی ثقہ ہیں۔ ❸

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل اور بعد کے تعامل سے اسے مزید تقویت ملتی ہے۔ سنن نسائی

---

❶ نيل الأوطار: ١/ ٢/ ٢٠٩.

❷ قرة عيون الموحدين مترجم اردو: ١/ ٢٠١ مطبوع انصار السنه لاهور۔

❸ سنن بي داؤد: ٤٥٠؛ سنن ابن ماجه: ٧٤٣؛ منتقى الاخبار: ١/ ٢/ ١٠٩۔ مع نيل الأوطار أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

میں حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو بتایا کہ ہماری زمینوں میں ایک معبد ہے۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضوء کیا اور کلّی کی اور ہمارے لیئے ایک برتن میں ڈال دیا اور ہمیں حکم فرمایا:

"جاؤ اور اپنی زمینوں پر پہنچتے ہی اس معبد کو توڑ دینا اور اس کی جگہ پر اس پانی سے چھڑکاؤ کر دینا، اور پھر اس جگہ کو مسجد بنا لینا"۔ ❶

❶ صحيح نسائي - حديث:٦٧٧؛ موارد الظمآن للهيثمي :٢٠٤؛ ومشكوٰة بتحقيق الالباني :١/ ٢٢٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

کفار و مشرکین کے قبرستانوں کو مسمار و صاف کر کے انہیں مساجد میں تبدیل کرنا!

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو مساجد میں تبدیل کر کے وہاں نماز پڑھی جاسکتی ہے، اور بعینہٖ معاملہ کفار و مشرکین کے قبرستانوں کا بھی ہے کہ انہیں مسمار کر کے وہاں سے حاصل ہونے والی بوسیدہ ہڈیوں کو نکال کر اس جگہ کو صاف کر کے وہاں مسجد تعمیر کی جاسکتی ہے، اور یہ معاملہ کفار و مشرکین کے قبرستانوں کے ساتھ خاص ہے، انبیاء و صالحین کی قبروں کے ساتھ ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں، کیونکہ یہ ان کی توہین ہے، البتہ کافر کی کوئی حُرمت و عزت ہی نہیں، اس لیئے ان کی قبروں کے ساتھ یہ معاملہ جائز ہے۔

اور آپ ﷺ کا عمل مبارک اس مسئلہ میں صریح دلیل ہے کہ کفار و مشرکین کی قبروں کو مسمار کر کے وہاں سے ہڈیاں نکال کر اس جگہ کو صاف کر کے وہاں مسجد تعمیر کی جاسکتی ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، ابو داؤد اور دیگر کتب حدیث و سیرت میں نبیٔ اکرم ﷺ کی ہجرتِ مدینہ، آپ ﷺ کا وصولِ مدینہ اور تعمیر مسجدِ نبوی کا واقعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے مسجد تعمیر کرنے کا حکم فرمایا، اور بنی نجار کے کرتا دھرتا لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”اے بنی نجّار! مجھ سے اس باغ کا سودا کر و اور قیمت بتاؤ“۔

اس پر اُنہوں نے عرض کیا:

”اللہ کی قسم، ایسا نہیں ہوگا۔ ہم اس باغ کی قیمت (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

سے وصول کریں گے (یعنی یہ جگہ ہم مسجد کے لیئے لوجہ اللہ وقف کر دیتے ہیں)"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں تمہیں یہ بتاتا چلوں کہ اُس باغ میں مشرکین کی قبریں، پرانے کھنڈرات و ویرانے اور کھجوریں تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مشرکین کی قبروں کو مسمار کر کے وہاں سے بوسیدہ ہڈیاں نکال دی گئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کھنڈرات کو توڑ کر ہموار و برابر کیا گیا اور کھجوریں کاٹ دی گئیں"۔ ❶

غرض وہاں مسجدِ نبوی تعمیر ہوئی۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پرانی قبریں جو کفار و مشرکین کی ہوں انہیں کھودا یا مسمار کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے ہڈیاں وغیرہ نکال کر وہاں مسجد بنائی جا سکتی ہے۔ اور وہاں نماز پڑھنا جائز ہے۔ ❷

---

❶ بخاري مع الفتح :۱/ ۵۲٤؛ مختصر مسلم:۲۳٦؛ صحيح ابي داؤد: ٤۳٤ .

❷ دیکھیے :فتح الباري ونيل الأوطار .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء وصالحین اور عام مسلمانوں کی قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کا حکم

انبیاء وصالحین اور مسلمانوں کی قبروں کو کھودنا اور مسمار کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ان کی حرمت و احترام کے منافی ہے، یہی وجہ ہے کہ ان صاحبِ حرمت لوگوں کی قبروں پر یا مسلمانوں کے قبرستانوں میں مساجد تعمیر کرنا ممنوع ہے۔ اور قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے۔ یہ الگ الگ موضوعات ہیں، اور ان ہر دو کی اہمیت کے پیش نظر ہم ان پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

تو آیئے ان دو موضوعات میں سے پہلے ''قبروں پر مساجد تعمیر'' کرنے کے سلسلہ میں بحث کریں۔ چنانچہ کسی ایک دو نہیں بلکہ بکثرت احادیثِ رسول ﷺ میں ''قبروں پر مساجد تعمیر'' کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ جبکہ ''نیک لوگوں کی قبروں پر یا مسلمانوں کے قبرستانوں میں مساجد کی تعمیر'' کو ممنوع قرار دینے والی متعدد احادیث ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

پہلی حدیث:

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری و مسلم، مسند احمد، مسند سراج وابی عوانہ اور شرح السنہ بغوی (۱:۱۴۵) میں مختلف طُرق سے مروی ہے۔ جس میں وہ بیان کرتی ہیں کہ وہ مرض الموت جس سے نبیٔ اکرم ﷺ جانبر نہیں ہوسکے تھے۔ اس کے دوران نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ،

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

فَلَوْلَا ذَاكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا)) ❶

"اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنالیا۔ اگر یہی خدشہ نہ ہوتا تو نبیٔ اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک کو ظاہر رکھا جاتا (یعنی گھر سے باہر بنائی جاتی)، لیکن اس میں خدشہ تھا کہ لوگ کہیں اسے عبادت گاہ نہ بنالیں (اس لیۓ قبر کو گھر کے اندر بنایا گیا تھا)"۔

اس حدیث میں وارد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے معلوم ہوا کہ نبیٔ اکرم ﷺ کو گھر کے اندر اس لیے دفن کیا گیا تا کہ بعد میں آنے والوں میں سے ضعیف العقیدہ لوگ کہیں نبیٔ اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک کو بھی عبادت گاہ نہ بنالیں۔ سنت یہی ہے کہ میت کو قبرستان میں ہی دفن کیا جائے۔ کیونکہ نبیٔ اکرم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قبرستان میں دفن کیا کرتے تھے۔

نبیٔ اکرم ﷺ کی تدفین کے وقت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہو گیا تھا کہ آپ ﷺ کو بقیع میں دفن کیا جائے یا کہاں؟ مختلف آراء سامنے آئیں، کسی نے کہا:

"اے صدیق رضی اللہ عنہ! آپ ہی بتائیں کہ آپ ﷺ کو کہاں دفن کیا جائے"۔

تو انہوں نے فرمایا:

"میں نے نبیٔ اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے ایک بات سن رکھی ہے، جو (مجھے اب تک یاد ہے) بھولا نہیں ہوں"۔

اور وہ یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ .)) ❷

---

❶ بخاری مع الفتح: ۳/ ۵/ ۱۲۔ صحیح الجامع: ۳/ ۵/ ۲۲۔ تحذیر المساجد، ص: ۹، ۲۰.

❷ صحیح ترمذی للألبانی: ۸۱۲۔ مختصر شمائل للألبانی: ۳۲۶۔ صحیح الجامع: ۳/ ۵/ ۱۵۰۔ أحکام الجنائز للألبانی، ص: ۳۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

''اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی روح کو اسی جگہ قبض کرتا ہے جہاں دفن ہونا اسے محبوب ہوتا ہے''۔

محدث العصر شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو شواہد و طرق کی بنا پر صحیح الجامع الصغیر سیوطی اور احکام الجنائز میں صحیح و ثابت قرار دیا ہے۔ ❶

وہ چار طُرق و شواہد احکام الجنائز میں نقل بھی کیئے ہیں۔ ❷

اس تفصیل سے گھروں میں تدفین کی ممانعت واضح ہوگئی کہ گھر میں کسی کو دفن کرنا صحیح نہیں۔ اور نبیٔ اکرم ﷺ کا گھر میں دفن کیا جانا مسلمانوں کے عقیدۂ توحید کے تحفظ، ضعیف العقیدہ لوگوں کے بعض افعال کے خدشہ اور ان کے لیے سدًّا للذریعہ (شرک کے دروازے بند کرنے کیلئے) تھا۔ اور وہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے تھا۔ لہٰذا اسے کوئی شخص دلیل نہیں بنا سکتا۔ اور آپ ﷺ کی قبرِ اقدس کا تعمیر میں توسیع کی وجہ سے مسجدِ نبوی کے اندر آ جانا بھی اس بات کی دلیل نہیں بن سکتا کہ مسجد میں کسی کو دفن کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی تدفین مسجد میں نہیں ہوئی تھی، بلکہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر میں دفن کیا تھا تاکہ آپ ﷺ کی قبرِ مبارک کو کوئی شخص عبادت گاہ نہ بنا سکے۔ جس سے بچنے کی آپ ﷺ خود دعاء کیا کرتے تھے۔ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو تاکید فرمایا کرتے تھے۔

جیسا کہ ان احادیث کی نصوص بھی ہم ذِکر کرنے والے ہیں۔ اور اس موضوع سے متعلقہ نصوص کے بعد نبیٔ اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک پر مشتمل حجرہ کے مسجدِ نبوی میں داخل کیئے جانے کی تاریخ بھی ذِکر کریں گے، ان شا اللہ، تاکہ قبروں پر مساجد کی تعمیر اور مساجد میں تدفین کے سلسلہ میں پایا جانے والا شبہ زائل ہو جائے۔ اور اس واقعہ سے استدلال کا ضعف واضح ہو جائے۔

---

❶ تحذير المساجد، ص:١١ وحواله سابقه.

❷ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: فتح الباري:١/ ٥٢٩، باب كراهية الصلاة في المقابر۔أحكام الجنائز، ص:١٣٧، ١٣٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

دوسری حدیث:

بخاری و مسلم، ابوداؤد، مسند احمد، ابی یعلیٰ، مسند سراج، مصنف عبدالرزاق (موقوفاً) اور تاریخ ابن عساکر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ)) [1]

"اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنالیا"۔

تیسری اور چوتھی حدیث:

بخاری و مسلم، نسائی و دارمی، مسند احمد و ابی عوانہ، طبقات ابن سعد اور مصنف عبدالرزاق (عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) میں ہے کہ جب نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک دھاری دار کپڑے کو کبھی چہرے پر ڈال لیتے اور کبھی ہٹا لیتے تھے (گویا جان کنی کا عالم تھا) اور جب چہرۂ انور سے کپڑا ہٹاتے تو فرماتے:

((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ))

"ان یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا"۔

اس حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعُوْا)) [2]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل کی قباحت و شناعت پر لوگوں کو تنبیہ و تحذیر فرمانا

---

[1] بخاری: ١/ ٥٣٢؛ مسلم مع نووی:٣/ ٥/ ١٢؛ صحيح أبي داؤد للالباني:٢٧٦٤؛ صحيح الجامع :٥١٠٨؛ تحذير المساجد ص :١٢ .

[2] بخاری: ١/ ٥٣٢؛ مختصر مسلم منذري :٢٥٥؛ صحيح نسائي للالباني :٦٧٩؛ تحذير المساجد ص :١١، ١٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

چاہتے تھے“۔

پانچویں حدیث:

صحیح بخاری و مسلم، نسائی، بیہقی، مسند احمد و ابی عوانہ (والسیاق لہ)، مسند احمد و ابی یعلی، مصنف ابن ابی شیبہ و طبقات ابن سعد اور شرح السنہ بغوی میں ہے کہ جب حبشہ کے ایک گرجے کی خوبصورتی اور اس میں بنی تصویروں کا ذکر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے (بستر سے) سرِ اقدس کو اٹھایا اور فرمایا:

((اِنَّ أُوْلٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوْا تِلْكَ الصُّوَرَ، أُوْلٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

”جب ان میں سے اگر کوئی نیک آدمی ہوتا تو (اس کے مرنے کے بعد) وہ اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا دیتے۔ اور وہ تصویریں تیار کر لیتے تھے۔ وہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے“۔

چھٹی حدیث:

صحیح مسلم و ابو عوانہ (واللفظ لہ) معجم کبیر طبرانی اور طبقات ابن سعد (مختصراً) میں حضرت جُندُب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ، اِنِّيْ أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ)) ❷

---

❶ بخاري: ١/ ٥٣٢؛ مسلم مع نووي: ٣/ ٥/ ١٢؛ صحيح ابي داؤد للالباني: ٢٧٦٤؛ صحيح الجامع: ٥١٠٨؛ تحذير المساجد ص: ١٢.

❷ مسلم مع نووي: ٣/ ٥/ ١٣ـ المنتقى مع نيل: ١/ ٢/ ١٣٦ـ تحذير المساجد، ص: ١٤، ١٥ـ الزواجر: ١/ ١٤٨.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

''خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء وصالحین کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے، مگر تم قبروں کو مسجد نہ بنا لینا، میں تمھیں اس سے منع کر رہا ہوں''۔

ساتویں حدیث:

مسند احمد و ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم، طبقات ابن سعد اور مسند حمیدی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَناً لَعَنَ اللّٰہُ قَوْماً اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ)) ❶

''اے اللہ! میری قبر کو وثن (بت) نہ بنا دینا (کہ جس کی پوجا ہونے لگے) اللہ کی لعنت ہو اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو پوجا گاہ بنا لیا''۔

قارئینِ کرام! ان سب احادیث کا مجموعی دوحرفی مفاد یہ ہے کہ کسی نبی یا نیک آدمی کی قبر پر یا عام مسلمانوں کے قبرستان میں مسجد و عبادت گاہ بنانا جائز نہیں ہے۔ اور انہی احادیث میں سے بعض کے ضمن میں ہم نے ذِکر کیا ہے کہ کسی کا اپنے گھر میں دفن کیئے جانے کی وصیت کرنا وغیرہ بھی جائز نہیں، بلکہ تعامل و سنت قبرستان میں ہی تدفین ہے۔ اور اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں دفن کیئے جانے اور اس گھر کے توسیع کے نتیجے میں مسجد کے اندر آ جانے سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

یہاں ہم انہی چند احادیث پر اکتفا کر رہے ہیں جبکہ اسی موضوع پر اپنی مفصل (مطبوع) کتاب میں ہم نے اسی معنیٰ و مفہوم کی چودہ احادیث ذکر کی ہیں۔

---

❶ تحذیر المساجد- ص:۱۷، ۱۸ و صححه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد یا عبادت گاہ بنانے سے مراد

اب یہاں ہم یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان احادیث میں جو آیا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے انبیاء و صالحین کی قبروں کو مساجد یا عبادت گاہیں بنالیا، یا وہ مسلمان جو نیک لوگوں کی قبروں یا قبرستان کو عبادت گاہ بنالیں گے، اسے مسجد بنا لینے یا عبادت گاہ بنا لینے کے تین مفہوم اہل علم نے بیان کیئے ہیں۔

پہلا مفہوم و معنیٰ:

ان میں سے ایک مفہوم تو وہی ہے جو ہم نے ان احادیث کے ترجمہ میں اختیار کیا ہے۔ یعنی قبر پر یا قبرستان پر مسجد و عبادت گاہ بنالینا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا اختیار یہی مفہوم ہے، کیونکہ ہماری ذِکر کردہ پہلی حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یوں تبویب کی ہے:

"قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کی کراہت کا بیان"۔

اس تبویب میں انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ قبر کو عبادت گاہ بنانے کی ممانعت سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ قبر پر مسجد تعمیر کرنا ممنوع ہے۔ علّامہ مناوی رحمہ اللہ نے فیض القدیر شرح الجامع الصغیر سیوطی میں، اور کرمانی سے نقل کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اس مفہوم کی تصریح کی ہے۔ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ:

"اگر پوجا کا خدشہ نہ ہوتا (یا قبروں پر مساجد بنانے والوں پر لعنت نہ ہوتی) تو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھلی جگہ پر بنائی جاتی"۔

ان کے ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے بھی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات

---

[1] فتح الباری :۳/ ۲۰۰، ۲۰۱۔تحذیر المساجد- ص:۲۲، ۲۳، ۲۶، ۲۷ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

سے یہی مفہوم سمجھا تھا۔ اور ان کے اس معنیٰ کو سمجھنے کا پتہ ایک اور حدیث سے بھی چلتا ہے، جو طبقات ابن سعد میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسلاً مروی ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

"صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ کیا کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دفن کیا جائے"۔

لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گود میں سر رکھے ہوئے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو غارت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنالیا۔ یہ سننے کے بعد:

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر اس جگہ دفن کیا جائے، جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی گئی۔ ❶

یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ قبر پر مسجد تعمیر کرنے یا قبر کو مسجد میں داخل کر دینے میں کوئی فرق نہیں، دونوں ایک ہی بات ہیں۔ حتیٰ کہ حافظ عراقی رحمہ اللہ سے علاّمہ مناوی رحمہ اللہ نے فیض القدیر (۵:۲۷۴) میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے:

"جس نے مسجد تعمیر کی اور اس کا ارادہ تھا کہ اس کے کسی حصہ میں اسے دفن بھی کیا جائے گا، تو وہ شخص بھی حدیث میں مذکور لعنت کا مستحق ہے۔ بلکہ مسجد میں تدفین حرام ہے۔ اور اگر وہ تعمیرِ مسجد کے وقت یہ شرط عائد کرے کہ وہ اس میں دفن کیا جائے گا، تو اس کی وہ شرط صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ مسجد وقف کرنے کے منافی فعل ہے اور سابق میں ذِکر کی گئی حدیث نمبر پانچ بھی اسی مفہوم و معنیٰ کی شاہد و مؤید ہے"۔

اس حدیث کے الفاظ میں ان کے بدترین لوگ ہونے کا سبب یہی قبروں پر مساجد کی تعمیر ہے۔ لہٰذا وہ حدیث قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنے کے حرام ہونے پر نصِ صریح ہے۔ اور اسی کی تائید صحیح مسلم، سنن ترمذی، مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند احمد میں وارد حضرت جابر رضی اللہ عنہ

❶ تحذير المساجد- ص: ٢٧ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

سے مروی حدیث سے بھی ہوتی ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ)) ❶

نبیٔ اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قبر کو گچ (وغیرہ) سے پختہ بنایا جائے، اور یہ کہ اس پر (مجاور بن کر) بیٹھا جائے، اور یہ کہ اس پر کچھ تعمیر کیا جائے"۔

اس حدیث سے اس بات کی وضاحت بھی ہوگئی ہے کہ قبر پر صرف مسجد بنانا ہی ممنوع نہیں بلکہ کوئی بھی چیز تعمیر کرنا جائز نہیں۔ اور اس مطلق نہی (نَهٰى) میں قبہ یا گنبد وغیرہ بھی آ گئے۔ اور اس حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ کو نقل کرنے کے بعد امام شوکانی رحمہ اللہ نے "شرح الصدور في تحريم رفع القبور" میں لکھا ہے:

"اس میں قبروں پر کچھ تعمیر کرنے کی ممانعت وصراحت ہے۔ اور یہ حدیث اس پر بھی صادق آتی ہے، جو قبر کے گڑھے کے اردگرد دیوار وغیرہ تعمیر کرے جیسا کہ کثیر تعداد میں لوگ میت کی قبر کے اردگرد ایک ہاتھ سے بھی اونچی دیوار تعمیر کرتے ہیں، کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ نفس قبر کو ہی مسجد یا عبادت گاہ بنایا جاسکے۔ اور یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اس تعمیر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو قبر سے متصل اور قریب ہو"۔

یہ حدیث اس پر بھی صادق آتی ہے جو قبر کے قریب، اردگرد یا اوپر کچھ بنائے۔ جیسا کہ گنبد، مساجد، مزارات وغیرہ ہیں۔ جب کہ قبر اس کے وسط میں یا کسی بھی ایک جانب میں ہو۔ یہ بھی قبر پر کچھ تعمیر کرنے میں ہی آتا ہے۔ جیسا کہ کسی صاحبِ فہم سے یہ پوشیدہ نہیں، اور

---

❶ مسلم: ٢/ ٦٦٧ تحقيق محمد فواد عبدالباقي-تحذير المساجد- ص:٢٩؛ وفيه رد على الكوثري على اعلاله للحديث لعنعه أبي الزبير، وقد صرح بالتحديث عند مسلم وأحمد وله متابعات وشواهد ذكرها الألباني.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے فلاں شہر یا گاؤں پر فصیل بنائی ہے، یا کہا جائے کہ فلاں شخص نے فلاں جگہ پر مسجد بنائی ہے۔ جبکہ فصیل تو صرف شہر یا گاؤں کے اردگرد ہوتی ہے، نہ کہ ان پر۔ اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہوتا کہ اس دیوار کی تعمیر جن جوانب پر ہوئی ہو وہ وسط شہر یا گاؤں یا جگہ کے قریب ہوں۔ جیسا کہ چھوٹے شہر، چھوٹے گاؤں یا چھوٹی جگہ میں ہوسکتا ہے۔ اور جو کہے کہ لغتِ عرب میں یہ اطلاق ممنوع ہے، وہ لغتِ عرب کو جانتا ہی نہیں، نہ اس کی زبان سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی کلامِ عرب میں کلمات کے صحیح استعمال کو ہی جانتا ہے۔ ❶

اور یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ قبرِ نبوی ﷺ پر جو گنبدِ خضراء بنا ہوا ہے، وہ کوئی عہدِ نبوی ﷺ یا دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے نہیں، بلکہ شیخ محمد سلطان المعصومی نے "المشاهدات المعصوميه عند قبر خير البرية" میں لکھا ہے:

"یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ۶۷۸ھ تک حجرۂ نبوی پر جس میں کہ آپ ﷺ کی قبرِ مقدس ہے کوئی گنبد نہیں تھا۔ یہ تو الملک الظاہر المنصور قلاوون الصالحی نے ۶۷۸ھ میں بنوایا تھا"۔

اور وفاء الوفاء سمہودی سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

"جس طرح ولید نے نصاریٰ کے کنائس کی تقلید کرتے ہوئے مسجدِ نبوی ﷺ کو مزخرف و مزین کیا تھا، ویسے ہی قلاوون نے نبیٔ اکرم ﷺ کے ارشادات سے ناواقفیت کی بنا پر گنبد بنوایا۔ کیونکہ اسی نے مصر و شام میں نصاریٰ کے کنائس کو مزخرف و مزین کیا تھا"۔

اور ایوب صبری ترکی کی کتاب "مِرأة الحرمين" کی جلد دوم سے نقل کیا ہے:

"قلاوون نے ۶۷۸ھ میں گنبدِ خضراء بنوایا۔ اور پھر ۷۵۵ھ میں اس کے بیٹے الملک ناصر حسن بن محمد بن قلاوون نے اس کی تجدید و تزئین کی"۔

---

❶ شرح الصدور للشوكاني- ص:۷۰ ضمن مجموعة الرسائل المنيرية، ص:۱۵ طبع جامعه اسلاميه، مدينه منوره.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

آگے شیخ معصومی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"بلاشبہ قلاوون کا یہ فعل نبیٔ اکرم ﷺ کی صحیح و ثابت احادیث کے قطعاً خلاف ہے۔ لیکن جہالت، تعظیم و محبت میں غلو اور غیروں کی تقلید بھی بری بلا ہیں"۔ ❶

☆:......قبروں پر مساجد کی تعمیر کو ممنوع قرار دینے والی احادیث میں اس بات کی دلیل بھی واضح انداز میں موجود ہے کہ قبروں پر تعمیر کی گئی مساجد میں نماز پڑھنا بھی ممنوع ہے۔ کیونکہ قبروں پر مساجد بنانے کی ممانعت سے ان مساجد میں نماز کی ممانعت بھی لازم آتی ہے۔ کیونکہ وسیلہ کی ممانعت سے دراصل مقصود کی ممانعت مراد ہوتی ہے۔ اور مسجد کی تعمیر تو ایک وسیلہ ہے۔ مقصود تو نماز و عبادت ہے۔ قبور پر بنائی گئی مساجد میں نماز کا حکم قدرے تفصیل کے ساتھ ہم بعد میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ

دوسرا مفہوم:

قبروں کو مساجد یا عبادت گاہیں بنانے کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ان پر یعنی ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی جائے، یعنی ان پر سجدہ کیا جائے، علامہ ہیتمی رحمہ اللہ نے الزواجر میں اور امیر صنعانی نے سبل السلام میں قبر پر سجدہ کرنے یا قبر کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا مفہوم بیان ہے۔ چنانچہ علامہ ہیتمی رحمہ اللہ "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھتے ہیں:

((وَ اِتِّخَاذُ الْقَبْرِ مَسَاجِدَ مَعْنَاهُ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ أَوْ اِلَيْهِ)) ❷

"قبر کو مسجد بنا لینے کا معنیٰ اس پر سجدہ کرنا یا اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا ہے"۔

اور امیر صنعانی رحمہ اللہ "سبل السلام شرح بلوغ المرام" میں رقمطراز ہیں:

((وَ اِتِّخَاذُ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ أَعَمُّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ بِمَعْنَى الصَّلٰوةِ اِلَيْهَا أَوْ بِمَعْنَى الصَّلٰوةَ عَلَيْهَا)) ❸

---

❶ المشاهدات المعصومية-ص:٢٦ طبع دار الافتاء، سعودی عرب.

❷ الزواجر:١/ ١٤٨ طبع دار المعرفة بيروت.

❸ سبل السلام:١/ ١٢٤ - تحذير المساجد، ص:٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

''اور قبروں کو عبادت گاہ بنانا، ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے، ان پر سجدہ کرنے اور نماز پڑھنے، ہر دو معنوں سے عام ہے (یعنی ان دونوں کو بھی شامل ہے)''۔

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ انہوں نے اس سے تین معنے مراد لیئے ہوں، کیونکہ اس کا تیسرا معنیٰ و مفہوم بھی ہے، جو ہم آگے چل کر ذِکر کرنے والے ہیں۔ اور دو معنوں سے بھی عام ہونے میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے کہ ان کے نزدیک تیسرے معنیٰ کو بھی یہ لفظ شامل ہے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح تینوں مفہوم ہی مراد لیئے ہیں، آگے چل کر ان کا قول بھی ہم ذِکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

لیکن یہاں پہلے آیئے! آپ کو وہ احادیث بتائیں جن سے اسی دوسرے معنیٰ و مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ مسند ابی یعلیٰ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَىٰ أَنْ يُبْنَىٰ عَلَى الْقُبُوْرِ، أَوْ يُقْعَدَ عَلَيْهَا، أَوْ يُصَلَّى عَلَيْهَا)) ❶

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ قبروں پر کوئی عمارت بنائے، یا ان پر بیٹھا جائے (مجاور بن کر)، یا ان پر نماز پڑھی جائے''۔

اور اسی دوسرے معنیٰ کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جو تاریخ صغیر امام بخاری میں تعلیقاً اور معجم طبرانی میں موصولاً دو طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

((لَا تُصَلُّوْا إِلَىٰ قَبْرٍ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَىٰ قَبْرٍ)) ❷

❶ بحواله سابقه وصححه.

❷ صحيح الجامع: ٣/ ٢/ ١٥٩ ـ الصحيحه: ٣/ ١٣ ـ تحذير المساجد، ص: ٢٢، ٢٣ وصححه بالطريق والشواهد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

''کسی قبر کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ہی کسی قبر پر نماز پڑھو یا اس پر سجدہ کرو''۔

اور اسی دوسرے مفہوم کی تائید کرنے والی تیسری حدیث صحیح ابن حبان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَى الْقُبُوْرِ)) ❶

''نبی اکرم ﷺ نے قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے''۔

تیسرا مفہوم:

ہماری ذِکر کردہ احادیث میں مذکور قبروں کو مساجد یا عبادت گاہیں بنانے کا تیسرا مفہوم و معنیٰ بعض اہل علم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کی تعظیم کے نظریہ و اعتقاد سے ان قبروں کو سجدہ کیا جائے، یا نماز و دعاء کے لیے ان کی طرف منہ کیا جائے۔ چنانچہ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے ''شرح الجامع الصغیر یعنی فیض القدیر'' میں لکھا ہے:

''انہوں نے قبروں کو جہتِ قبلہ بنالیا ہے اور ان کا باطل عقیدہ اس پر مستزاد ہے، اور ان کی طرف سجدہ کرنے سے ان پر مسجد یا سجدہ گاہ بنالینا لازم آتا ہے۔ اور ان پر مسجد یا سجدہ گاہ بنانے سے ان کی طرف سجدہ کرنا لازم آتا ہے''۔

اور اسی تعظیم میں غلو کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی ہے۔

معروف مفسر امام بیضاوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہودی لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو تعظیماً سجدہ کیا کرتے تھے، اور ان کی قبروں کو قبلہ بناتے تھے، اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ گویا انہوں نے ان قبروں کو بت بنالیا تھا۔ لہٰذا ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، اور مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ اور اس کی ممانعت صراحت کے ساتھ صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، ترمذی و نسائی، بیہقی و طحاوی، مسند احمد اور تاریخ ابن عساکر میں وارد حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آئی ہے، جس میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

---

❶ ابن حبان، ص: ۱۰۵ ـ الموارد، دار الکتب العلمیة، بیروت.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا)) ❶

"قبر پر (مجاور بن کر) نہ بیٹھو، اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو"۔

اس میں قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی صریح ممانعت وارد ہے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک کسی مخلوق کی تعظیم حتیٰ کہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیا جائے، اس شخص اور بعد میں آنے والے لوگوں کے فتنہ (شرک) میں مبتلا ہونے کے خدشے کی بناء پر یہ مکروہ ہے۔ ❷

یہ کراہت تحریمی ہے، جیسا کہ ان کی کتاب الرسالہ (ص: ۳۴۳) سے پتہ چلتا ہے۔ اور یہ حدیث چونکہ مشکوٰۃ شریف میں بھی وارد کی گئی ہے، چنانچہ اس کی شرح بیان کرتے ہوئے ملاّ علی قاری رحمہ اللہ المرقاۃ (۳۷۲/۲) میں لکھتے ہیں:

"قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت اس لیے ہے کہ اس میں اس قدر تعظیم اور غلو ہے کہ گویا صاحب قبر کو معبود بنا دیا جاتا ہے۔ اور اگر تو یہ تعظیم حقیقتاً اس قبر اور صاحبِ قبر کی ہے تو یہ کفریہ فعل ہے، اور اس سے مشابہت کرنا مکروہ ہے، اور یہ مکروہ بھی حرام کے معنوں میں ہوگا۔ اور اسی معنیٰ میں اپنے سامنے جنازہ رکھ کر کسی فرض نماز کو ادا کرنا بھی ہے۔ (جیسا کہ آجکل بعض جگہوں پر یہ غلطی کی جاتی ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اگر مسجد میں ہی نمازِ جنازہ پڑھنی ہو تو فرض نماز مکمل ہونے تک جنازہ کو صفوں کے پیچھے رکھا جائے جیسا کہ سمجھدار اور اچھے عقیدہ کے پیش امام کرتے ہیں۔ اور فرضوں سے فارغ ہو کر جنازہ لایا جائے اور نمازِ جنازہ پڑھی جائے)"۔

تینوں مفاہیم و معانی کا ہی مراد ہونا:

یہ تین مفاہیم و معانی ہیں جو قبروں کو مسجد یا عبادت گاہ بنانے کے سلسلہ میں اہل علم

❶ مسلم مع نووی: ٤/ ٧/ ٣٨؛ صحيح أبي داؤد: ٨٤٠؛ صحيح نسائي: ٧٣٢؛ صحيح الجامع: ٨٠٨؛ تحذير المساجد- ص: ٢٤؛ منتقى مع نيل: ١/ ٢/ ١٣٤؛ مشكوٰة: ١/ ٥٣٣.

❷ شرح نووی أيضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

نے بیان کیئے ہیں۔ اور اگرچہ مختلف علماء نے الگ الگ مراد لیئے ہیں، کسی نے قبروں پر مسجد بنانا مراد لیا ہے، کسی نے قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا، جس میں قبر اور قبر والے کی تعظیم مقصود ہو اور کسی نے قبر پر نماز پڑھنا تعظیم و تبرک کے خیال سے، جبکہ ذِکر کی گئی احادیث سے بیک وقت یہ تینوں ہی معنیٰ مراد لینا صحیح ہے۔ چنانچہ کتاب الام (۲۴۶/۱) میں امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ تینوں معنیٰ ہی مراد لیئے ہیں۔ اور ان تینوں افعال سے ہی کراہتِ ذنوب کا اظہار کیا ہے۔

ملّا علی قاری رحمہ اللہ نے بھی اپنے ائمہ و شارحینِ احناف کے حوالہ سے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (۴۵۶/۱) میں تینوں ہی معنیٰ ذِکر کیئے ہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجنے کا سبب یا تو یہ تھا کہ وہ اپنے انبیاء کی قبروں کو تعظیماً سجدہ کیا کرتے تھے جو کہ شرکِ جلی ہے، یا پھر ان پر لعنت کا سبب یہ تھا کہ وہ نماز تو اللہ کے لیئے ہی پڑھتے، لیکن اپنے انبیاء کی تعظیم اور اس میں مبالغہ کرتے ہوئے انبیاء کی قبروں پر سجدہ کرتے تھے، یا پھر ان کی قبروں کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھتے، اور یہ شرکِ خفی ہے''۔ ❶

---

❶ بحوالہ تحذیر المساجد، ص:۳۱، ۳۲۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملّا علی قاری: ۱/ ٤٥٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

ائمہ وفقہاء کا مذہب

ائمہ وفقہاء مذاہب اربعہ میں سے ہر کسی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قبروں پر مسجد یا عبادت گاہ بنانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ چنانچہ شافعیہ میں سے ہم حافظ عراقی رحمہ اللہ کا قول ذِکر کر چکے ہیں کہ انہوں نے قبر پر مسجد بنانے کو حرام قرار دیا ہے۔ ایسے ہی علامہ ہیتمی رحمہ اللہ نے الزواجر میں جو کبیرہ گناہ گنوائے ہیں ان میں سے کبیرہ گناہ نمبر ترانوے، چورانوے، پچانوے، چھیانوے، ستانوے، اٹھانوے بالترتیب یہ ہیں: قبروں کو مساجد یا عبادت گاہ بنانا، ان پر چراغ جلانا، ان کی پوجا کرنا یا انہیں وثن بنانا، ان کا طواف کرنا، انہیں چھونا، اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔ اور پھر ان افعال کے کبیرہ گناہ ہونے کے دلائل کے طور پر کتنی ہی احادیث ذِکر کی ہیں۔ تفصیل کے لیئے "الزواجر عن اقتراف الکبائر" (جلد اول، ص: ۱۴۷۔۱۴۹) طبع دار المعرفہ بیروت دیکھی جا سکتی ہے۔

حنفیہ میں سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام محمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الآ ثار (ص: ۴۵) میں کہا ہے:

"لَا نَرىٰ أَنْ يُزَادَ عَلَىٰ مَا خَرَجَ مِنَ الْقَبْرِ وَنَكْرَهُ أَنْ يُّجَصَّصَ او يُطَيَّنَ أَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهٗ مَسْجِدٌ ."

"ہمارے نزدیک قبر سے نکلنے والی مٹی سے زیادہ قبر پر ڈالنا جائز نہیں اور قبر کو لیپنا اور اس کے پاس مسجد بنانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے"۔

اور یہ معروف ہے کہ احناف کے نزدیک مطلق مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہوتا ہے۔ علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے بھی اپنی تفسیر روح المعانی (۵:۳۱) میں علامہ ہیتمی رحمہ اللہ کے مذکورہ افعال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

کو کبیرہ گناہ قرار دینے کی توثیق ہی کی ہے۔'' ❶

مالکیہ میں امام قرطبی رحمہ اللہ نے پانچ نمبر پر ذکر کی گئی حدیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

''ہمارے علماء نے کہا ہے کہ یہ مسلمانوں پر حرام ہے کہ وہ انبیاء اور علماء کی قبروں کو مساجد بنالیں''۔ ❷

ایسے ہی علماءِ حنابلہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ قبروں پر مساجد تعمیر کرنا حرام ہے۔ اور ایسی مساجد میں نماز جائز نہیں۔ تفصیل کے لیئے ''شــرح مــنتهـى الارادات'' (۱: ۳۵۳ طبع عالم الکتب)، زاد المعاد (۳۱: ۱/ ۵۷۱، ۵۷۲ تحقیق الارناؤط)، فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۲۲: ۱۹۴، ۲۷: ۱۴۰، ۳۷: ۵۵) وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ ❸

دارالافتاء مصر نے بھی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اس فتویٰ کو بنیاد بنا کر مسجد میں تدفین کے عدم جواز کا فتویٰ صادر کیا ہے۔ جو مجلّہ الازہر، جلد ۱۱، ص: ۵۰۱، ۵۰۳ پر شائع کیا گیا تھا۔ جو قبروں پر مطلق کوئی چیز تعمیر کرنے کے حرام ہونے کے بارے میں تھا۔ ❹

اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ تمام مذاہب کے معتبر علماء مذکورہ احادیث کی بناء پر اس بات کے قائل ہیں کہ قبروں پر مساجد تعمیر کرنا حرام ہے۔ اور ایسی مساجد میں نماز جائز نہیں۔

---

❶ روح المعانی علامہ آلوسی: ۵/ ۳۱.

❷ تفسیر قرطبی: ۱۰/ ۲٤۷ دار الکتب.

❸ شرح منتهى الارادات: ۱/ ۳۵۳ طبع عالم الکتب؛ زاد المعاد ابن قیم: ۳/ ۵۷۱، ۵۷۲؛ فتاویٰ ابن تیمیہ: ۲۲/ ۱۹٤، ۲۷/ ۱٤۰، ۳۷/ ۵۵۔

❹ بحوالہ تحذیر الساجد-ص: ٤۵.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

جہاں نماز مکروہ ہے

۱) قبروں پر بنائی گئی مساجد میں نماز کا باطل یا مکروہ ہونا:

ایسی مساجد میں نماز کے عدمِ جواز کی تھوڑی سی وضاحت بھی کرتے جائیں۔ چنانچہ جیسا کہ ہم پہلے بھی ذِکر کر چکے ہیں کہ قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کی ممانعت سے ان مساجد میں نماز کی ممانعت بھی لازم آتی ہے، کیونکہ وسیلہ کی ممانعت، مقصود کی بالاولیٰ ممانعت کی متقاضی ہوتی ہے۔ اور ایسی مساجد میں نماز کی ممانعت کے بارے میں امام احمد رحمہ اللہ اور بعض دیگر اساطینِ علم کا قول یہ ہے کہ ان میں نماز پڑھنا باطل ہے، نماز ہوگی ہی نہیں۔ اور اگر اس قول کو تھوڑا سا سخت شمار کیا جائے تو پھر اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ قبروں پر بنائی گئی مساجد میں نماز پڑھنے والے نمازیوں کو دو حصوں یا قسموں میں تقسیم کیا جائے۔

پہلی قسم:

ان میں سے پہلی قسم کے لوگ تو وہ ہوں گے، جو قصد و ارادہ کے ساتھ اور حصولِ تبرک کی نیت سے کسی قبر پر بنی مسجد میں نماز پڑھیں، جیسا کہ کثیر تعداد میں لوگ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی نماز تو باطل ہوگی، کیونکہ نبیٔ اکرم ﷺ نے قبروں پر مساجد کی تعمیر سے منع فرمایا ہے، اور ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور ایسی مسجد میں نماز کی ممانعت بالاولیٰ ہے۔ اور یہ ممانعت وہاں پڑھی گئی نماز کے باطل ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔ اور امام احمد رحمہ اللہ کا بطلانِ نماز کا فتویٰ ایسے ہی لوگوں پر محمول کیا جا سکتا ہے، اگرچہ ان کے یہاں ایسی تفصیل نہیں ہے۔

دوسری قسم:

قبروں پر تعمیر کی گئی مساجد میں نماز ادا کرنے والے لوگوں میں سے دوسری قسم ان لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

کی ہے جو قصد و ارادہ سے اور حصولِ تبرک کے لیئے اس مسجد میں نماز نہ پڑھیں، بلکہ ان کا ایسی مسجد میں نماز پڑھنا محض اتفاق ہو۔ اور ایسے اتفاقیہ نماز پڑھنے والوں کی نماز باطل تو نہیں ہوگی، البتہ کم از کم مکروہ تو ضرور ہی ہوگی۔ اور جمہور اہلِ علم کا یہی مسلک ہے۔ [1]

اسبابِ کراہت:

ایسی مساجد میں نماز کے مکروہ ہونے کے دو اسباب ہیں:

پہلا سبب:

قبروں پر تعمیر کی گئی مساجد میں نماز پڑھنے میں یہود و نصاریٰ کے فعل کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، کیونکہ وہ قبروں پر مساجد تعمیر کرتے اور انہیں عبادت گاہیں بناتے تھے۔ اور ان کے اسی فعل کی وجہ سے وہ ملعون قرار پائے، جیسا کہ احادیث گزری ہیں۔ اور ان کے کسی ایسے فعل میں ان کی مشابہت کی جائے جس پر وہ ملعون ٹھہرائے گئے، تو وہ مشابہت والا فعل مکروہ کیوں نہ ہوگا، اگرچہ باطل نہ بھی شمار کیا جائے۔

دوسرا سبب:

اس میں ان قبروں میں مدفون لوگوں کی غیر شرعی تعظیم کا ایک ذریعہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا احتیاطاً اور "سدًا للذریعہ یا سداً للباب" (شرک کا دروازہ بند کرنے کے لیئے) وہاں نماز سے ممانعت ہوگی۔ خصوصاً جب کہ قبروں پر بنائی گئی مساجد کے عقائدی مفاسد اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اور اہلِ علم نے ایسی مساجد میں نماز کی کراہت کے ان دونوں اسباب کا تذکرہ کیا ہے۔ چنانچہ علماءِ احناف میں سے علّامہ ابن الملک سے ملّا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (۱: ۴۷۰) میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"قبروں پر مساجد کی تعمیر اس لیئے حرام کی گئی کہ اس میں یہودیوں کے فعل کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے"۔ [2]

---

[1] تحذیر الساجد- ص:۱۲۳ .

[2] تحذیر الساجد- ص:۱۲٤ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "القاعدۃ الجلیلۃ في التوسل والوسیلۃ" میں لکھا ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے اس بات کو حرام کیا ہے کہ کسی کی قبر کو عبادت گاہ بنایا جائے، اور وہاں پر نماز پڑھنے کا بھی اسی طرح قصد و ارادہ کیا جائے، جیسے عام مساجد میں نماز پڑھنے کا قصد و ارادہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ قبروں پر بنائی گئی مسجدوں میں نماز ادا کرنے والوں کا ارادہ خاص عبادتِ الٰہی کا ہی کیوں نہ ہو، لیکن یہ چونکہ اس بات کا ذریعہ بن سکتا ہے کہ لوگ صاحبِ قبر کی وجہ سے وہاں جانے کا ارادہ کرنے لگیں، یا پھر اس کے پاس دعائیں کرنے لگیں، یا خود اسے ہی پکارنے لگیں، یا اس کے وسیلہ سے دعائیں کرنے لگیں، یا پھر اس کے پاس دعائیں کرنے لگیں۔

جب نبیٔ اکرم ﷺ نے انبیاء و صالحین کی قبروں کو عبادت گاہیں بنانے سے منع فرما دیا تو ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھنے کا قصد و ارادہ کرنے سے بھی منع فرما دیا، تاکہ یہ کہیں ان قبروں والوں کو پکارنے کا ذریعہ اور شرک کا پیش خیمہ نہ بن جائے۔ [1]

تمام معتد بہ علماء کا اس امر پر تو اتفاق ہے کہ ایسی مساجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ اس کے باطل ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔

۲) قبرستان میں نماز ...... ایک، دو یا زیادہ قبریں:

اگر مسجد کے بغیر کوئی قبرستان ہو یا کہیں دو ایک ہی قبر ہو تو وہاں نماز کے بارے میں کراہت کا حکم کس شکل میں ہوگا؟ صرف ایک ہی قبر کا ہونا کافی ہے یا کم از کم تین قبریں ہوں؟

اس سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے "اقتضاء الصراط المستقیم" میں لکھا ہے کہ ہمارے اصحاب کا اس میں اختلاف ہے کہ قبروں کی حد تین ہے یا اکیلی قبر کے پاس نماز پڑھنے کی بھی ممانعت ہوگی، چاہے اس کے پاس دوسری قبر نہ بھی ہو۔ اور اس اختلاف کے بارے میں دو قول ذکر کیئے ہیں۔ یعنی ایک یہ کہ وہاں کم از کم تین قبریں ہوں،

[1] القاعدة الجليلة في التوسل والوسيلة ، امام ابن تيميه- ص:۲۲، ۲۳ طبع دارالافتاء.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

اور دوسرا یہ کہ صرف ایک قبر کا حکم بھی یہی ہے۔ ❶

امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے عام اصحاب کے کلام میں یہ فرق نہیں ملتا کہ قبر ایک ہو یا تین، بلکہ ان کے کلام و تعلیل اور استدلال سے پتہ چلتا ہے کہ قبر چاہے کہیں ایک ہی کیوں نہ ہو وہاں نماز منع ہے۔ آگے لکھتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے کہا ہے:

”قبر کے اردگرد جو بھی جگہ ہو جس پر مقبرہ کا اطلاق ہوتا ہو اس ساری جگہ پر کہیں بھی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ صرف قبر ہی نہیں بلکہ اس کے متعلقہ صحن وغیرہ میں بھی نماز کی ممانعت کا وہی حکم ہے جو قبر کا ہے۔ اور آمدی وغیرہ اہل علم نے کہا ہے کہ ایسی مسجد میں بھی نماز جائز نہیں جس کا قبلہ قبر کی طرف ہو، یہاں تک کہ مقبرہ اور مسجد کی دیوار کے درمیان کوئی دوسری چیز حائل نہ ہو۔ ❷

۳) بلا استقبال بھی کراہت:

قبروں پر بنائی گئی مساجد میں نماز صرف اسی وقت ہی مکروہ نہیں جب بوقتِ نماز قبر کی طرف منہ ہو، بلکہ ایسی مسجد میں بہرصورت نماز مکروہ ہے چاہے قبر سامنے ہو یا پیچھے، اور چاہے قبر دائیں ہو یا بائیں۔ اور جب قبر سامنے قبلہ کی جانب پڑتی ہو تو اس وقت کراہت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے، کیونکہ اس طرح نمازی سے دو مخالفِ شرع باتیں سرزد ہوتی ہیں۔ پہلی قبر پر بنائی گئی مسجد میں نماز اور دوسری قبر کی طرف منہ کر کے نماز، اور یہ تو صحیح نص کی رو سے ویسے ہی منع ہے، چاہے مسجد میں ہو یا مسجد کی کسی اور جگہ پر، جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث گزری ہے۔ ❸

---

❶ اقتضاء الصراط المستقيم:۲/ ٦٦٩ .

❷ الاختيارات العلمية ، ابن تيميه ، ص:۲٥ ـبحواله تحذير الساجد ، ص:۱۲۷ .

❸ مسلم مع نووی:٤/ ۷/ ۳۸ ؛صحيح ابي داؤد:۲۷٦٦ـ صحيح ترمذی:۸٤۰؛صحيح نسائی: ۷۳۲؛ صحيح الجامع:۸۰۸؛ تحذير الساجد ، ص:۲٤ـ منتقىٰ مع نيل:۱/ ۲/ ۱۳٤ـمشكوٰة:۱/ ۵۳۳ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی صحیح کے باب "ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور" کی تبویب میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے اس لطیف اشارے کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اور پھر علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بیان کیا ہے۔ ❶

علماءِ احناف میں سے مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی نے "الکوکب الدري علی جامع الترمذی" میں لکھا ہے:

"قبروں پر مساجد کا تعمیر کرنا (ناجائز ہے) کیونکہ اس میں یہودیوں کے اپنے انبیاء و کبراء کی قبروں پر معابد تعمیر کرنے سے تشبہ پایا جاتا ہے۔ نیز اس میں میت کی تعظیم اور قبر کے جہتِ قبلہ ہونے کی صورت میں بت پرستوں سے مشابہت بھی پائی جاتی ہے"۔

آگے وہ لکھتے ہیں:

"اور قبر کے قبلہ کی جانب ہونے کی شکل میں اس کے دائیں بائیں ہونے کی نسبت زیادہ کراہت ہے۔ اور اگر قبر نمازی کے پیچھے ہو تو اس کے دائیں بائیں اور آگے ہونے والی تمام صورتوں کی نسبت کراہت کم ہوگی۔ لیکن یہ کراہت سے خالی پھر بھی نہیں ہے"۔ ❷

جب کہ یہ معروف بات ہے کہ فقہ حنفی کی کتب میں اگر کراہتِ تنزیہی کی وضاحت نہ کی جائے بلکہ مطلق مکروہ کہا جائے تو اس سے مراد کراہتِ تحریمی ہوتی ہے۔ یعنی وہ فعل حرام ہوتا ہے۔ اور مولانا کاندھلوی نے قبر کے پاس نماز پڑھنے کی چاروں صورتوں کو تین درجوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلا اور سب سے زیادہ کراہت والا درجہ یا اس کی صورت یہ ہے کہ قبر نمازی کے سامنے یعنی قبلہ جانب ہو۔ دوسرا یعنی قدرے کم کراہت والا درجہ یا اس کی صورت یہ ہے کہ قبر نمازی کے دائیں یا بائیں ہو سامنے نہ ہو۔ اور ان دونوں سے کم درجہ کراہت تب ہوگی

❶ فتح الباری: ۳/ ۲۰۰ طبع دار الافتاء؛ عمدۃ القاری: ٤/ ٨/ ١٣٤، دار الفکر بیروت۔

❷ الکوکب الدري، ص: ۱۵۳۔ بحوالہ تحذیر الساجد، ص: ۱۳۱، ۱۳۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

جب قبر نمازی کے پیچھے آئے۔

۴) قبرستان میں مسجد اور نماز کا حکم:

ابھی حال ہی میں رحیمہ اور الخبر میں مقیم ہمارے احباب کی طرف سے آدم شمس الدین نے ایک سوال مختلف اہل علم کی طرف ارسال کیا تھا۔ اس پر شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی رحمہ اللہ نے ہفت روزہ الاعتصام کے'' احکام و مسائل'' والے کالم میں جو فتویٰ شائع فرمایا، افادۂ عام کے لیے اس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے۔

قبرستان میں موجود مسجد کو ہر صورت یہاں سے منتقل کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

دوسری روایت میں ہے قبرستان اور حمام کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نماز گھر میں بھی پڑھا کرو، انہیں قبریں مت بناؤ۔'' ❷

اس حدیث سے بھی استلزاماً ثابت ہوتا ہے کہ قبرستان میں نماز مکروہ ہے۔ اس حدیث سے بہت سارے اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ قبرستان نماز کی جگہ نہیں ہے۔ جیسا کہ امام بغوی رحمہ اللہ نے ''شرح السُّنہ'' میں اور امام خطابی رحمہ اللہ نے ''معالم السنن'' میں تصریح کی ہے۔ نہی (ممانعت) اصل میں تحریم کے لیئے ہے، اس لیئے بعض علماء کے نزدیک قبرستان میں ادا کی گئی نماز باطل ہوگی۔ جیسا کہ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے ''المحلیٰ'' میں اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے ''نیل الاوطار'' میں اس کی تصریح کی ہے، اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اس کو پسند کیا ہے۔ ابن حزم نے امام احمد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ جس نے قبرستان میں یا کسی قبر کی جانب رخ کر کے نماز پڑھی وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ ❸

❶ رواہ البزار۔

❷ بخاري- كتاب الصلوٰة، باب كراهية الصلوٰة في المقابر، حديث:٤٣٢ .

❸ الاعتصام، جلد ۵۲، ۸۱، بابت ۱۱/ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

ازالۂ شبہات

۱) مسجدِ نبوی ﷺ کا استثناء:

یہاں اس بات کی وضاحت بھی کرتے جائیں کہ یہ حکم تمام مساجد کے لیے عام ہے، سوائے مسجدِ نبوی ﷺ کے، کیونکہ مسجدِ نبوی ﷺ کو وہ فضیلت حاصل ہے جو قبروں پر بنائی گئی مساجد میں سے کسی اور مسجد کو حاصل نہیں ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم، ترمذی و نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، صحیح مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، صحیح مسلم میں اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے، مسند احمد میں حضرت جُبیر بن مُطعِم، حضرت سعد اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) ❶

”میری اس مسجد (مسجدِ نبوی ﷺ) میں پڑھی گئی ایک نماز کا ثواب دیگر مساجد میں پڑھی گئی ایک ہزار نماز سے زیادہ ہے، سوائے مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) کے۔

صحیح مسلم و نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِنِّيْ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ

❶ صحیح بخاری: ١١٩٠؛ صحیح مسلم مع نووی: ٥/ ٩/ ١٦٣؛ صحیح ترمذی: ٢٦٨، ١٣٠٧٦؛ صحیح نسائی: ٢٧١٢ تا ٢٧١٤؛ ابن ماجہ: ١٤٠٤ تا ١٤٠٦؛ صحیح الجامع: ٣٨٣٩.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ)) ❶

''میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب دوسری عام مساجد سے ایک ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجدِ حرام کے، میں آخری نبی ہوں، اور میری مسجد آخری مسجد (نبوی) ہے''۔

مسجدِ نبوی ﷺ کو ایک تو یہ فضیلتیں حاصل ہیں جو کہ کسی دوسری مسجد کو اور خصوصاً قبروں پر بنائی گئی مساجد کو قطعاً حاصل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ مسجدِ نبوی ﷺ کو ایک اور فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس کا ایک حصہ ایسا ہے جسے نبیٔ اکرم ﷺ نے ''جنت کا ٹکڑا'' یا ''جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ'' قرار دیا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم، نسائی اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ سے، اور سنن ترمذی میں حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)) ❷

''میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے''۔

جب کہ صحیح بخاری و مسلم، ترمذی، مؤطا امام مالک، مسند احمد اور السنة لابن ابی عاصم میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے گزشتہ الفاظ پر مزید ارشاد فرمایا:

((وَمِنْبَرِي عَلَىٰ حَوْضِي)) ❸

---

❶ مسلم مع نووی:٥/ ٩/ ١٦٤، ١٦٥؛ صحیح نسائی:٦٧٠؛ صحیح الجامع:٣٨٤٠.

❷ بخاری:١١٩٥؛ مسلم مع نووی:٥/ ٩/ ١٦١، ١٦٢؛ صحیح نسائی:٦٧١۔صحیح مسلم مع نووی:٤/ ٩/ ١٦١، ١٦٢۔صحیح نسائی:٢٧١۔صحیح الترمذي: ٣٠٧٤؛ صحیح الجامع:٥٥٧٦۔

❸ بخاری-حدیث:١١٩٦؛مسلم مع نووی:٥/ ٩/ ١٦٢؛ صحیح ترمذی:٣٠٧٤؛ صحیح الجامع:٥٥٨٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

''اور میرا منبر میرے حوض (کوثر کی جگہ) پر ہے''۔

۲) روضہ مبارک:

یہاں ہم دو باتوں کی طرف اشارہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ان میں سے پہلی یہ کہ نبیٔ اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے صادر ہونے والے الفاظ کی رو سے ''روضہ'' اس جگہ کو کہا جائے گا جو کہ نبیٔ اکرم ﷺ کے گھر سے لے کر آپ ﷺ کے منبر کی جگہ کے درمیان ہے۔

جبکہ نبیٔ اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک کو روضہ شریفہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ وہ غالباً انہی احادیث کی بناء پر ہوتا ہوگا۔ حالانکہ یہ احادیث قبرِ شریف کے بارے میں نہیں بلکہ دوسری جگہ کے بارے میں ہیں۔ لہٰذا روضہ مبارکہ یا روضہ شریفہ کا نام اسی جگہ کو دینا چاہیئے، جسے خود نبیٔ اکرم ﷺ نے یہ نام دیا ہے۔

۳) بَین بیتی ومنبری:

ہم دوسری اہم وضاحت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ امام نووی رحمہ اللہ نے ''المجموع شرح المهذب'' میں بَین بیتی ومنبری کی بجائے بَین قبری ومنبری کے الفاظ سے حدیث ذِکر کر کے اسے صحیحین کی طرف منسوب کیا ہے، اور شرح مسلم میں بھی اشارہ کیا ہے۔ [1]

جبکہ یہ ان کا وہم ہے، کیونکہ بخاری و مسلم میں قبری کا لفظ قطعاً نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ بَین قبری ومنبری کے الفاظ جو زبان زدِ عام ہیں، یہ بعض رواۃ کی غلطی کا نتیجہ ہیں۔ جیسا کہ امام قرطبی، امام ابن تیمیہ اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ نے جزماً کہا ہے۔ اور صحاح میں سے کسی بھی کتاب میں اس لفظ کے ساتھ حدیث مروی نہیں ہے۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ''القاعدة الجليلة في التوسل والوسيلة (ص: ۷۴) میں اس حدیث کو ذِکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہی الفاظ یعنی بَین بیتی ومنبری صحیح و ثابت ہیں۔ کیونکہ جب آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی، اس وقت آپ ﷺ نہ فوت ہوئے تھے، اور نہ ہی آپ ﷺ

---

[1] شرح مسلم مع نووی: ۵/ ۹/ ۱۶۱ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

کی قبر کا وجود تھا۔ بأبي و أمي صلوات الله و سلامه عليه۔ ❶

قبروں پر بنائی گئی یا قبروں پر مشتمل مساجد میں نماز کے مکروہ ہونے کا حکم تمام مساجد کو شامل ہے، سوائے مسجدِ نبوی ﷺ کے کیونکہ اسے کچھ فضائل حاصل ہیں جو قبروں پر بنائی گئی مساجد میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں ہیں۔ اور اگر کراہت کا حکم بلا استثناء سب کے لیئے کر دیا جائے تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ یہ فضائل رفع ہو گئے جو کہ جائز بات نہیں ہے۔

"تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد" کے مؤلف (شیخ البانی رحمہ اللہ) نے یہ معنیٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اس کلام سے اخذ کیا ہے، جو اوقاتِ مکروہہ میں سببی نمازوں کی اباحت کے سلسلہ میں ہے کہ جس طرح اوقاتِ مکروہہ میں سببی نماز اس لیئے مباح ہے کہ وہ ضائع نہ ہونے پائے، کیونکہ اس کا وقت گزر جانے کے بعد اس کی فضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں رہے گا۔ اسی طرح ہی مسجدِ نبوی ﷺ کے بارے میں بھی کہا جائے گا کہ اس کی فضیلت کے حصول کے پیشِ نظر وہ دیگر عام مساجد سے مستثنیٰ ہے۔ ❷

شیخ الاسلام موصوف اپنی دوسری کتاب "الجواب الباهر في زوار المقابر" میں لکھتے ہیں:

"ایسی مساجد میں نماز پڑھنا مطلقاً ممنوع ہے جو قبروں پر بنائی گئی ہوں، بخلاف مسجدِ نبوی ﷺ کے (على صاحبه افضل الصلوات و اتم التسليم) کیونکہ اس میں ایک نماز کا ثواب ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، اور مسجدِ نبوی ﷺ کو فضیلت و عظمت کا یہ بلند درجہ

---

❶ الجواب الباهر عربي ضمن الفتاویٰ: ۲۷/ ۳۲۵، اردو مترجم مولانا عطاء اللہ ثاقب، ص: ۲۴؛ والمطبوع مستقلاً ص: ۱۰، طبع دار الافتاء: تحقيق شيخ عبدالرحمٰن المعلمي؛ تحذير الساجد، ص: ۱۳۵، ۱۳۶۔

❷ مجموع الفتاویٰ: ۲۲/ ۲۹۸؛ القائدة الجليلة، ص: ۲۲، ۲۳؛ تحذير الساجد، ص: ۱۳۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

رسولِ مکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں بھی حاصل تھا۔ اور حجرۂ مبارکہ کے اس میں شامل ہونے سے پہلے آپ ﷺ کے خلفاء راشدین کے دور میں بھی، جب کہ خود رحمتِ عالم ﷺ اور مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم اس میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اور اس میں نماز ادا کرنے کی جو فضیلت و عظمت اس دور میں تھی، وہ اس میں حجرۂ مبارکہ کے شامل ہونے کے بعد بھی باقی رہی۔ اور حجرہ مبارکہ (ولید بن عبدالملک کے دور میں) اس وقت مسجدِ نبوی ﷺ میں شامل ہوا، جب عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم ختم ہو چکا تھا۔ ❶

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی ارشادِ گرامی ہے:

((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰی، وَمَسْجِدِیْ هٰذَا)) ❷

"تین مساجد کے علاوہ کسی بھی مسجد کے لیے رختِ سفر نہ باندھا جائے، یعنی مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور میری یہ مسجدِ نبوی"۔

مسجدِ نبوی کو یہ فضیلت حجرۂ نبوی کے مسجد میں داخل کرنے سے پہلے کی حاصل ہے۔

بہر کیف یہ خیال کرنا غلط ہے کہ مسجدِ نبوی کو حجرۂ مبارکہ کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوئی ہے۔ اور جن افراد نے حجرۂ مبارکہ کو مسجد میں داخل کیا، ان کا مقصد تو صرف یہ تھا کہ مسجد وسیع ہو جائے، اس مصلحت (وضرورت) کے پیشِ نظر نبیٔ اکرم ﷺ (کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) کے مکانات کو مسجد میں داخل کر دیا گیا۔ اگرچہ (سلف صالحین امت میں سے) بعض افراد

---

❶ الجواب الباهر ضمن الفتاویٰ: ۲۷/ ۳۴۸، ۴۰۲۔ اردو، ص: ۵۵، مطبوع مستقلاً، ص: ۹، ۲۶، ۷۱.

❷ بخاری: ۳/ ۶۳، ۷۰، ۴/ ۷۳؛ مسلم: ۲/ ۲۶۷؛ ترمذی-حدیث: ۳۲۶؛ ابن ماجه: ۱۴۱۰؛ ابن حبان: ۳/ ۷۱؛ الاحسان بیهقی: ۱۰/ ۸۲؛ شرح السنه بغوی: ۲/ ۳۳۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

نے اس عمل (یعنی مسجد میں ادخالِ حجرہ کے فعل) کو ناپسند کیا ہے۔ ❶

اس تفصیل سے اس شبہ کا ازالہ ہو گیا کہ قبر والی مسجد میں نماز مکروہ ہے۔ لیکن مسجدِ نبوی اپنے مخصوص فضائل کی وجہ سے اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ ❷

۴) حجرۂ نبوی کا مسجدِ نبوی میں داخل کیا جانا:

یہیں بعض دیگر اشکالات و شبہات کا ازالہ بھی کرتے جائیں کہ جو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر مسجد میں قبر کی تعمیر مکروہ ہوتی تو نبیٔ اکرم ﷺ کی قبر مبارک مسجدِ نبوی میں کیوں ہوتی؟

اس سوال کے جواب یا اس شبہ کے ازالہ کے لیئے ضروری ہے کہ حجرۂ نبوی جس میں آپ ﷺ کو دفن کیا گیا تھا، اس کے مسجد میں داخل کیئے جانے کی تاریخ و پس منظر ذہن میں ہو۔ کیونکہ یہ تو کوئی بھی صاحبِ علم نہیں کہے گا کہ نبیٔ اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کی مسجد میں دفن کیا گیا تھا، بلکہ آج بظاہر جو نظر آ رہا ہے یہ عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد وقوع پذیر ہوا تھا۔ آپ کی تدفین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کردہ ایک ارشادِ نبوی ﷺ کے پیشِ نظر مسجد میں نہیں، بلکہ آپ ﷺ کے گھر میں ہوئی تھی۔

نبیٔ اکرم ﷺ کو گھر میں دفن کیا گیا تھا، تو پھر آپ ﷺ کے اس حجرۂ مبارکہ یا قبرِ اقدس کو مسجدِ نبوی میں کب اور کس نے داخل کیا؟

اس سلسلہ میں مؤرخینِ اسلام امام ابن جریر، امام ابن کثیر اور ایسے ہی شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی متعدد کتب میں لکھا ہے کہ ۸۸ھ میں ولید بن عبدالملک کے حکم سے مسجدِ نبوی میں توسیع کی گئی تو مسجدِ نبوی کے قریب ہی واقع نبیٔ اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے مکانات بھی مسجدِ نبوی میں شامل کر لیئے گئے، اور حجرے کو بھی مسجد میں شامل کر لیا گیا جس

---

❶ الجواب الباهر ضمن الفتاویٰ: ۲۷/ ۴۲۳، ۴۰۲۔ مترجم اردو، ص: ۱۷۲، ۱۷۳، عربی مستقلاً مطبوع، ص: ۶۰، ۷۵.

❷ (فائدہ) اس موضوع کی مکمل تفصیل کیلیے دیکھیے کتاب: "نبیٔ اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک" تالیف: ڈاکٹر صالح سندی، ترجمہ: شیخ خضر حیات مدنی، مراجعہ: ابوعدنان محمد منیر قمر، طبع دار المصنفین لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

سے اس وقت مسجدِ نبوی کا طول دو سو ہاتھ اور عرض بھی دو سو ہاتھ ہو گیا۔ ❶

حجرۂ نبوی کو مسجد میں شامل کرنے کا یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے (حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کے سوا) کوئی زندہ نہیں رہا تھا، بلکہ وہ سب وفات پا چکے تھے، جیسا کہ پہلے بھی شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے حوالہ سے بات گزری ہے۔ ❷

امام ابن عبدالہادی رحمہ اللہ نے ''الصارم المنكي في الرد عَلَى السبكي ''میں لکھا ہے کہ ولید بن عبدالملک کے عہدِ حکومت میں حجرۂ نبوی مسجد میں داخل کیا گیا، جبکہ مدینہ طیبہ میں موجود عامۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم فوت ہو چکے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے، جو کہ (ولید کے والد) عبدالملک کے عہدِ حکومت میں فوت ہوئے تھے۔ وہ ۷۸ھ میں فوت ہوئے تھے، اور ولید ۸۶ھ میں مسندِ حکومت پر بیٹھا اور ۹۶ھ میں فوت ہوا۔ اور مسجدِ نبوی کی توسیع و تعمیرِ جدید اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارکہ کو مسجدِ نبوی میں داخل کرنے کا دور انہی (۸۶ھ سے لے کر ۹۶ھ) کے مابین ہی تھا۔ اور بعض نے توسیع کا یہ واقعہ ۹۱ھ میں لکھا ہے۔ ❸

اس واقعہ کے وقت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے باقی نہ ہونے کو اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے ''البدایہ والنہایہ'' میں، اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ''الجواب الباھر'' میں قبرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجدِ نبوی میں داخل کرنے کا واقعہ ذِکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ معروف تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کو (جس میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مبارک ہے) مسجدِ نبوی میں داخل کرنے کے فعل پر نکیر کی تھی، گویا انہیں یہ

---

❶ ابن جرير تاريخ طبرى: ٥/ ٢٢٢، ٢٢٣؛ ابن كثير البدايه والنهاية: ٥/ ٩/ ٧٤، ٧٥، طبع دار الفكر بيروت۔

❷ الجواب الباهر عربي، ص: ١٠، ١٣، ٢٦، ٢٧؛ ضمن الفتاوىٰ: ٢٧/ ٣٤٨، ٣٩٩، ٤٠٠، ٤١٨، مترجم اردو، ص: ٢٢، ٥٥۔

❸ للتفصيل: الصارم المنكي في الرد على السبكي، ابن عبدالهادى: ١٩٦، ١٩٧ ومابعد، طبع دار الافتاء، سعودى عرب.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں لوگ آپ ﷺ کی قبرِ اقدس کو عبادت گاہ نہ بنالیں۔ ❶

ایک تابعی عالم کو یہی زیب دیتا تھا۔ اور اگر اس وقت کوئی صحابی زندہ ہوتے تو وہ بھی ہرگز خاموش نہ رہتے، بلکہ اگر صحابہ کا دور ہوتا تو یہ واقعہ رونما ہی نہ ہوتا کہ ان کے شایانِ شان یہی تھا۔

ایک مغالطہ کا ازالہ:

بعض لوگوں نے جو یہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ واقعہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں رونما ہوا، یہ بات صحیح نہیں ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تو مسجدِ نبوی جوں کی توں رہی۔ جس حالت میں نبیٔ اکرم ﷺ چھوڑ کر گئے تھے۔ البتہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں توسیع و اضافہ کیا، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر و حضرت عثمان اور عمرِ فاروق رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

۵) حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی توسیعِ مسجدِ نبوی:

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے کچھ تجدید و توسیع کی، لیکن پھر بھی مسجد کی شکل و صورت وہی رہی جو کہ نبیٔ اکرم ﷺ کے عہدِ مبارک میں تھی۔ البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بعض خاص تبدیلیاں کیں۔ انہوں نے دیواریں اور ستون منقّش پتھروں سے بنوائے اور چھت کو ساکھو (ساگوان) کی لکڑی سے مزین کروایا۔ ❷

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور دیگر مؤرخین نے مسجدِ نبوی کی تجدید و توسیع کے سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے، ان میں سے کسی بھی معتبر مؤرخ نے یہ نہیں لکھا کہ قبرِ نبوی کو خلفائے راشدین یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں مسجدِ نبوی میں داخل کیا گیا تھا۔ ❸

---

❶ الجواب الباهر، ص:١٦٦، ١٦٨، اردو-عربی، ص:٧١؛ البدايه والنهايه: ٥/ ٩/ ٧٥.

❷ بخاري مع الفتح:١/ ٥٤٠، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما.

❸ الجواب الباهر اردو، ص:١٦٦ وضمن مجمع الفتاوىٰ:٢٧/ ٤١٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے قبر کے بارے میں اپنا نظریہ واضح طور پر بیان بھی کر دیا کہ اس سے تعرض کی تو کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ طبقات ابن سعد اور تاریخِ دمشق ابن عساکر میں ہے کہ حضرتِ فاروق رضی اللہ عنہ نے جب قبرِ مقدس والی جانب چھوڑ کر دیگر جوانب میں مسجدِ نبوی کی توسیع کی تو حجرۂ مبارکہ یا قبرِ اقدس والی جانب کے بارے میں فرمایا:

((اَنَّہٗ لَا سَبِیْلَ اِلَیْھَا)) ❶

''اس طرف توسیع کرنے کی تو کوئی سبیل ہی نہیں ہے''۔

٦) احتیاط:

یہاں اس امر کی وضاحت بھی مناسب رہے گی کہ جب مسلمانوں کی کثرت اور مسجدِ نبوی میں توسیع کی حاجت وضرورت کے پیشِ نظر وسعت دی گئی۔ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے یا مکانات اور قبرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسجد میں شامل کر دی گئی تو اس وقت بڑی احتیاط سے کام لیا گیا، تاکہ قبرِ مقدس نمازیوں کو نظر نہ آنے پائے، چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جب مسلمانوں کی کثرت ہوگئی اور مسجدِ نبوی میں توسیع کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ توسیع واضافہ اتنا زیادہ کیا گیا کہ اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے گھر، اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر بھی مسجد میں شامل کرلیا گیا، جس میں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ (دو خلفاء) حضرت ابوبکر صدیق وعمرِ فاروق رضی اللہ عنہما بھی اسی حجرہ میں دفن ہیں۔

توسیع کے دوران قبروں پر گول اور اونچی دیواریں اس انداز سے بنائی گئیں کہ وہ مسجد سے نظر نہ آئیں۔ اور عوام الناس ان کی طرف نماز نہ پڑھیں جو کہ ایک ممنوع فعل تک پہنچانے کا ایک سبب بنے۔ پھر انہوں نے قبروں کے دونوں شمالی کونوں سے دیواریں بنائیں اور انہیں اس انداز سے پھیرا کہ آگے جا کر وہ دونوں باہم مل گئیں، یہ اس لیے کیا گیا تاکہ کوئی

❶ بحوالہ تحذیر الساجد، ص:٦٤، ٦٥ ونقل تصحیح السیوطی للأثر۔ المشاهدات المعصومیہ، ص:٢٣ دار الافتاء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

شخص قبر کی طرف استقبال نہ کر سکے۔ ❶

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے "الجواب الباھر" میں اس سلسلہ میں لکھا ہے کہ جب نبیٔ اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس والا حجرۂ شریفہ مسجد میں داخل کیا گیا تو اس کا دروازہ بند کر دیا گیا، اور اس کے اردگرد ایک اور دیوار بنا دی گئی تا کہ (آپ ﷺ کی مانگی ہوئی دعاء کے مطابق) آپ ﷺ کے گھر کو میلہ گاہ، اور آپ ﷺ کی قبر کو عبادت گاہ بننے سے بچایا جا سکے۔ ❷

غرض نہ تو قبرِ نبوی ﷺ کے مسجدِ نبوی ﷺ میں ہونے سے مسجد میں قبر کے جواز پر استدلال صحیح ہے، اور نہ ہی اس سے قبر پر مسجد تعمیر کرنے کا جواز اخذ کرنے کی کوئی گنجائش ہے۔ کیونکہ نبیٔ اکرم ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اور قبروں پر مساجد کے سلسلہ میں بعض دیگر شبہات واشکالات بھی وارد کیے گئے ہیں، جن کا محدّثانہ و عالمانہ اور تفصیلی جائزہ ورد "کتاب تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد" (ص: ۲۰ تا ۴۷) میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۷) یہ قبریں، یہ آستانے:

پچھلے اوراق میں ہم نے قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کے ممنوع ہونے، قبر پر بنی یا کسی قبر کو شامل مسجد میں نماز کے مکروہ ہونے (سوائے مسجدِ نبوی ﷺ کے) اور قبروں کے مابین یا مزار و قبرستان میں یا کسی درگاہ و قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے ممنوع ہونے کی تفصیلات ذکر کی ہیں۔ جن سے واضح طور پر پتہ چل جاتا ہے کہ کسی بزرگ کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا بھی کس قدر فتنہ انگیز اور شرعاً ناپسندیدہ فعل ہے۔ اور اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت کی بجائے خود اس بزرگ کی عبادت شروع کر دے، جیسے اس کی قبر کا طواف کرنا، اس کی قبر کو

❶ شرح مسلم مع نووی: ۳/ ۵/ ۱٤۔

❷ الجواب الباهر بتحقيق الشيخ المعلمي، ص: ۱۳، طبع دار الافتاء۔ اردو، ص: ۲۸؛ ضمن الفتاویٰ: ۲۷/ ۳۲۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

سجدہ کرنا، اسے پکارنا، اس سے مشکل کشائی اور حاجت روائی کا مطالبہ کرنا، اس کی قبر پر اس کے نام کی قربانی کرنا وغیرہ، تو ایسے شخص کا ان افعال کا ارتکاب کیسا گناہ ہوگا؟ اس کا اندازہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کسی قبر کے پاس ہونے کی وجہ سے ممنوع اور گناہ ہے تو صاحبِ قبر کی عبادت کے شرکِ اکبر اور گناہِ کبیرہ ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب التیمی رحمہ اللہ نے ''کتاب التوحید'' میں مستقل ایک باب قائم کیا ہے: "باب ما جا من التغليظ فيمن عبد الله عند قبر رجل صالح، فكيف اذا عبده" اور اس باب کے تحت متعدد احادیث لا کر مسئلہ کو خوب نکھارا ہے۔ ❶

یہ باتیں تو ضمنی طور پر آ گئیں۔ ورنہ ہمارا اصل موضوع تو ان مقامات کی قرآن و سنت کی روشنی میں تعیین کرنا ہے جہاں نماز پڑھنا جائز نہیں، جن میں سے ہی مقبرہ یا قبرستان بھی ہے، جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ قبریں اور یہ آستانے ہمارے عقائد پر کیا کیا اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ اور ہم لوگ کیسے کیسے فتنوں میں مبتلا کیے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ شرکیہ افعال تو کجا، ان قبروں اور آستانوں کے پاس یا مابین نماز پڑھنے کو بھی آہستہ آہستہ شرک تک پہنچا دینے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے وہاں نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اپنے گھروں میں بھی کچھ نماز پڑھا کرو، انہیں قبرستان مت بنادو۔ اس کے اہلِ علم نے متعدد مفہوم بیان کیے ہیں:

ا: پہلا یہ کہ اپنے آپ کو مُردوں کی طرح نہ بنا دو۔ کیونکہ وہ اپنے گھروں یعنی قبروں میں

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھیے: كتاب التوحيد مع القول السديد عربی، ص: ۸۰، دار الافتاء، اردو ترجمہ، ص: ۸۸، الدار السلفیہ ممبئی، ترجمہ مولانا محمد یوسف سورتی۔ ایسے ہی قرة عيون الموحدين للشیخ عبدالرحمٰن حسن عربی و مترجم اردو: ۱/۲۹۳ ومابعد، طبع انصار السنہ لاہور۔ فتح المجید، جلد اول ص: ۶۴۳ ومابعد، طبع مکتب الدعوة الاسلامیہ پاکستان، ترجمہ مولانا عطاء اللہ ثاقب۔

نماز نہیں پڑھتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

۲: دوسرا مفہوم یہ کہ گھروں کو صرف سونے کی جگہ ہی نہ بنا دو کہ ان میں کوئی نماز نہ پڑھو۔ اور نیند موت کی بہن ہے اور میت نماز نہیں پڑھتی۔

۳: تیسرا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص گھر میں نماز نہیں پڑھتا، اس نے اپنے آپ کو گویا میت، اور اپنے گھر کو گویا قبرستان بنا دیا ہے۔

۴: اور اس حدیثِ مذکورہ کا چوتھا مفہوم یہ ہے کہ قبریں چونکہ نماز کی جگہیں نہیں ہوتیں، لہٰذا ان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور جو شخص گھر میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، نہ نفل نہ سنتیں۔ اس نے اپنے اس فعل سے اپنے گھر کو گویا قبرستان بنا رکھا ہے، جہاں نماز جائز نہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہی مراد لیا ہے اور حدیث کے الفاظ:

((لَا تَتَخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا))

''اپنے گھروں کو قبریں نہ بنا دو''۔

ان الفاظ سے استنباط کیا ہے کہ قبریں مقامِ عبادت نہیں ہوتیں تو قبرستان میں نماز مکروہ ہوئی، اور اس پر انہوں نے تبویب یوں کی ہے:

((بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَقَابِرِ)) ❶

''قبرستان میں نماز مکروہ ہونے کا بیان''۔

اور ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان و ابن خزیمہ، سنن کبریٰ بیہقی، مسند احمد و سراج، مسند شافعی اور مستدرک حاکم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ، اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ)) ❷

---

❶ بخاري:١/ ٥٢٨۔

❷ صحيح ابوداؤد:٤٦٣؛صحيح ترمذي:٢٦٢؛ابن ماجه:٧٤٥؛ابن حبان، الموارد: ٣٣٨؛ مستدرك حاكم:١/ ٢٥١؛ صحيح الجامع:٦٧٦٧؛ارواء الغليل:١/ ٣٢٠ ؛منتقى الاخبار مع نيل:١/ ٢/ ١٣٣ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

''ساری زمین مسجد ہے، سوائے حمام اور قبرستان کے''۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قبروں کی طرف منہ کر کے یا قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت سے تعلق رکھنے والی احادیث تو تواتر و شہرت کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں، جن کو ترک کرنا کسی کے بس میں نہیں ہے۔ اور سلف صالحین میں سے حضرت عمر، علی، ابو ہریرہ، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم صحابہ میں سے اور حضرت ابراہیم نخعی، نافع بن جُبیر بن مُطعم، طاؤس، عمرو بن دینار اور خیثمہ وغیرہم رحمہم اللہ تابعین میں سے قبرستان میں نماز کی ممانعت کے قائل ہیں۔ اور امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے چاہے کہیں صرف ایک ہی قبر کیوں نہ ہو۔ اور حضرت سفیان ثوری، اوزاعی اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ بھی قبرستان میں نماز کے مکروہ ہونے کے ہی قائل ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تفصیل ہے اور امام مالک رحمہ اللہ جواز کے قائل ہیں، جب کہ یہ احادیث ان کے قول کی تردید کر رہی ہیں۔ [1]

۸) حمام میں نماز کی کراہت و ممانعت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ والی سابقہ حدیث میں مقبرہ یا قبرستان کے ساتھ ہی حمام میں بھی نماز کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ امام احمد، ابو ثور رحمہما اللہ اور ظاہریہ کا یہی مسلک ہے کہ حمام میں نماز جائز نہیں۔ صحابہ میں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کی ہی روایت ملتی ہے۔ اور علامہ ابن حزم کے بقول اس سلسلہ میں ان کا کوئی مخالف بھی معلوم نہیں ہو سکا۔ اور تابعین میں سے حضرت نافع بن جُبیر بن مُطعم، ابراہیم نخعی، خیثمہ اور علاء بن زیاد عن ابیہ یعنی زیاد رحمہم اللہ سے بھی اسی کی روایات ملتی ہیں۔

جمہور نے حمام کے پاک صاف ہونے کی شکل میں نماز جائز مگر مکروہ قرار دی ہے، اس کے لیے انہوں نے ان عمومی احادیث سے استدلال کیا ہے، جن میں سے بخاری و مسلم، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

[1] نیل الأوطار: ۱/ ۲/ ۱۳٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

((أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ)) ❶

''تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو''۔

ان کا کہنا ہے کہ ممانعت کا حکم صرف اس حالت پر محمول ہے جب کہ حمام نجس ہو۔ لیکن امام شوکانی رحمہ اللہ کے بقول عدمِ جواز والا پہلا قول ہی برحق ہے، کیونکہ قبرستان اور حمام میں نماز کی ممانعت والی حدیث عمومی جواز پر دلالت کرنے والی احادیث سے ان دونوں جگہوں کو خاص کر دیتی ہیں کہ جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لو، لیکن قبرستان اور حمام میں مت پڑھو۔

حمام میں نماز کی ممانعت میں کیا حکمت پنہاں ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تو یہ کہا گیا ہے کہ اس میں بکثرت نجاست ہوتی ہے، اس لیئے اس میں نماز جائز نہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حمام شیطان کا ڈیرہ ہوتے ہیں۔ ❷

شیطان کے ڈیروں پر نماز پڑھنا ممنوع ہے، جیسا کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر کے دوران تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سمیت نمازِ فجر سے سوئے رہ جانے اور سورج کی کرنوں سے جاگنے کے بعد اس جگہ سے کچھ آگے جا کر نماز پڑھنے کے واقعہ کے ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بقول نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ)) ❸

''یہ ایسی جگہ (یا وادی) ہے جس میں شیطان حاضر ہو چکا ہے۔ (یعنی وہ ڈیرہ لگا چکا ہے، لہٰذا یہاں سے روانہ ہو جاؤ)''۔

---

❶ صحيح ابي داؤد:٤٦٣؛ صحيح ترمذي:٢٦٢؛ ابن ماجه:٧٤٥؛ ابن حبان، الموارد: ٣٣٨؛ مستدرك حاكم:١/ ٢٥١؛ صحيح الجامع:٦٧٦٧؛ ارواء الغليل:١/ ٣٢٠؛ منتقى الاخبار مع نيل:١/ ٢/ ١٣٣۔

❷ نيل الأوطار:١/ ٢/ ١٣٤.

❸ مسلم مع نووي:٣/ ٥/ ١٨٣۔فتح الباري:١/ ٤٥٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

اور پھر آگے جا کر فجر کی نماز ادا فرمائی۔ اور امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں لکھا ہے:

''اس حدیث میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے کہ شیطان کے ڈیروں سے اجتناب کرنا مستحب ہے اور حمام میں نماز پڑھنے کی ممانعت کے دو معنوں میں سے بھی ظاہر ترین یہی معنیٰ ہے''۔ ❶

اس عدمِ جواز یا ممانعت کی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ملتی ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں:

''پاخانہ گاہ (لیٹرین) کی طرف منہ کر کے اور حمام کے اندر اور قبرستان میں ہرگز نماز نہیں پڑھی جائے گی''۔ ❷

یہی وہ اثر ہے جسے ذکر کر کے علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہمیں ان سے اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف معلوم نہیں ہو سکا۔

۹) اونٹوں کے باڑے میں نماز کی کراہت وممانعت:

اونٹوں کے باندھے جانے والے باڑوں کو بھی ایسی جگہوں میں سے شمار کیا گیا ہے، جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

صحیح مسلم، ترمذی اور مسند احمد میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''ایک آدمی نے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد نئے سرے سے وضو کروں؟ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو بکری کا گوشت کھا کر وضو کر لو اور اگر نہ چاہو تو نہ کرو۔ پھر اس شخص نے پوچھا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لو۔ اس نے پوچھا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (پڑھ لو)۔

---

❶ شرح مسلم مع نووی: ۳/ ۵/ ۱۸۳ .

❷ نیل الأوطار: ۱/ ۲/ ۱۳٤ و المغنی: ۲/ ٤٦۸ ومابعد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

((قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا)) ❶

اس نے پوچھا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں''۔

جب کہ سنن ترمذی وابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو''۔ ❷

ان اور ایسی ہی دیگر احادیث کے پیشِ نظر امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز کسی حال میں بھی جائز نہیں، اور جس نے نماز پڑھ لی ہو وہ نماز دہرائے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں، جب کہ کسی دوسری جگہ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ اور پوچھا گیا کہ اگر میں باڑے کی زمین پر کپڑا ڈال لوں تب؟ فرمایا: پھر بھی نہیں۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز جائز نہیں۔

ممانعت کی حکمت:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ بکریاں جنتی جانور ہیں اور اونٹ کی تخلیق شیطان سے ہوئی ہے۔ ❸

اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد نماز کے لیئے از سرِ نو وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

---

❶ مسلم مع نووی: ۲/ ۳/ ۴۸؛ فتح الباری: ۱/ ۵۲۷؛ نیل الأوطار: ۱/ ۲/ ۱۳۷؛ ارواء الغلیل: ۱/ ۱۵۲؛ الترمذی: ۷۰ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ۔ ابن ماجه: ۴۹۴.

❷ صحیح الجامع: ۳۷۸۷؛ صحیح ترمذی: ۲۸۵؛ ابن ماجه: ۷۶۸؛ منتقیٰ مع نیل الأوطار: ۱/ ۲/ ۱۳۷؛ مسند احمد: ۴۵۱، ۴۹۱.

❸ فتح الباری: ۱/ ۳۴۲، ۵۲۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

لیکن اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نماز کے لیئے وضو کرنے کا نبیٔ اکرم ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔ اور اس کی علت وسبب بھی اونٹ کا شیطان میں سے ہونا ہی ہے۔ ❶

چنانچہ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اونٹوں کے باڑوں میں نماز مت پڑھو، یہ جنوں میں سے پیدا کیئے گئے ہیں، جب یہ بھڑکے ہوئے ہوں تو تم ان کی آنکھیں اور ہیئت و حالت نہیں دیکھتے ہو''۔ ❷

ایسے ہی ابوداؤد و مسند احمد میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ یہ شیطانوں میں سے ہیں، اور بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو کیونکہ یہ تو نری برکت ہیں''۔ ❸

ایسے ہی نسائی میں حضرت عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں بھی یہ بات وارد ہوئی ہے۔ ❹

ان سب احادیث سے اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھنے کا اصل سبب بھی معلوم ہوگیا۔

۱۰) مقاماتِ عذاب پر نماز کی کراہت:

مقاماتِ عذاب کے بارے میں بھی پتہ چلتا ہے کہ وہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے، بلکہ ایسی جگہ جن جگہوں پر اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو، ان مقاماتِ عذاب پر نماز پڑھنا تو الگ رہا وہاں تو رکنا بھی صحیح نہیں۔ نہ وہاں کے کنویں یا تالاب سے پانی پینا چاہیئے، بلکہ ایسی جگہ سے

---

❶ اعلام الموقعین: ۱/ ۱/ ۳۹۵، ۳۹۶.

❷ بحواله نيل الأوطار: ۱/ ۲/ ۱۳۷.

❸ صحيح أبي داؤد: ۱۶۹؛ صحيح الجامع: ۷۳۵۱؛ ارواء الغليل: ۱۵۲، ۱۵۴؛ أبوداؤد مع العون: ۱/ ۱/ ۲۷۶.

❹ صحيح نسائي: ۷۰۹؛ ابن ماجه: ۷۶۸؛ تلخيص الحبير: ۱/ ۱/ ۲۷۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

جلدی جلدی گزر جانے کا حکم ہے۔ ایسے مقامات پر رکنے اور رہائش پزیر و سکونت اختیار کرنے کی ممانعت کا اشارہ قرآنِ کریم کی سورۂ ابراہیم آیت: ۴۵ سے بھی ملتا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے زجر و توبیخ کرنے اور ڈانٹ پلانے کے انداز میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَّ سَكَنۡتُمۡ فِىۡ مَسٰكِنِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ تَبَيَّنَ لَـكُمۡ كَيۡفَ فَعَلۡنَا بِهِمۡ وَضَرَبۡنَا لَـكُمُ الۡاَمۡثَالَ ۝ ﴾ (ابراھیم: ٤٥)

”اور تم انہی بستیوں میں آباد و سکونت پذیر ہو جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اور یہ بات تم پر روشن ہو چکی ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا (عذاب بھیج کر)، اور ہم نے تمہارے سامنے ان کے تمام واقعات بیان بھی کر دیئے ہوئے ہیں“۔

تفسیرِ کبیر رازی میں ہے کہ ان کے گناہوں کی سزا میں ہم نے ان پر جو عذاب نازل کیئے وہ سب تم کو معلوم ہو چکے تھے، تو تم زبان سے اقرار نہیں کرتے تھے۔ ❶

یعنی کتابوں اور پیغمبروں کی زبانی ان کے واقعاتِ عذاب تمہیں بتا دیئے گئے ہیں لیکن تب بھی تمہیں عبرت نہ ہوئی۔

اور صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے لیے جا رہے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اور راستہ میں قومِ ثمود کا علاقہ حِجرِ ثمود (مدائن صالح علیہ السلام) آیا تو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”تم ان عذاب کے مارے لوگوں کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا، اور اگر روتے ہوئے داخل نہیں ہو سکتے تو پھر وہاں داخل ہی نہ ہونا تاکہ کہیں تم بھی اسی عذاب میں مبتلا نہ کر دیئے جاؤ، جو ان پر نازل کیا گیا تھا“۔ ❷

❶ بحوالہ اشرف الحواشی، فوائد سلفیہ، مولانا محمد عبدہ'.

❷ بخاری مع الفتح: ١/ ٥٣٠ و ٨/ ٣٨١؛ مختصر مسلم للمنذری: ١٨٣٤؛ صحیح الجامع: ٢/ ٦/ ١٤٠؛ الصحیحۃ: ١/ ٢٧۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

بخاری شریف کی کتاب المغازی باب نزول النّبی ﷺ الحجر والی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے (مذکورہ الفاظ ارشاد فرمانے کے بعد) اپنا سر منہ باندھ لیا، اور رفتار تیز کر لی، یہاں تک کہ وادیٔ حجر کو عبور نہ کر لیا"۔ ❶

اور صحیح بخاری میں ہی بئرِ ثمود کے بارے میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے اس کا پانی پینے سے منع فرمایا، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے الفاظ ہیں:

"جب آپ ﷺ وادیٔ حجر میں داخل و نازل ہوئے تو آپ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ وہاں سے پانی مت پئیں"۔ ❷

بالکل اسی طرح ہی آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر وادیٔ محسّر سے گزرتے وقت کیا تھا۔ کیونکہ محسّر وہ وادی ہے جہاں خانہ کعبہ کو گرانے کی نیتِ بد سے آنے والے ابرہہ کافر اور اس کے لشکر پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا تھا، اور ابابیلوں کی کنکریوں نے پورے لشکر کو کھائے ہوئے بھوسے کی مانند ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔ جس کی تفصیل تیسویں پارے کی سورۂ فیل کی تفسیر میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ❸

صحیح مسلم، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، منتقیٰ، ابن جارود اور مستخرج ابونعیم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:

"یہاں تک کہ آپ ﷺ وادیٔ محسّر میں آئے، وہاں سے تھوڑا تیزی کے ساتھ آگے (منیٰ کو) نکل گئے"۔ ❹

---

❶ بخاری مع الفتح: ۸/ ۱۲۵۔

❷ فتح الباری: ۷/ ۷۳۱؛ بخاری بحواله فتح الباری.

❸ ابن کثیر وغیرہ کتبِ تفسیر۔

❹ مسلم مع نووی: ۴/ ۸/ ۱۹۰؛ صحیح أبي داؤد- حدیث: ۱۶۷۶؛ صفحه: ۱/ ۳۵۹؛ ابن ماجه: ۳۰۷۴، ۲/ ۱۰۲۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

ان دو وادیوں یعنی قومِ ثمود کی وادیٔ حجر اور اصحاب الفیل والی وادیٔ محسّر کے علاوہ اس سلسلہ میں ہی ایک ارضِ بابل کی وہ جگہ بھی ہے جس کے بارے میں مفسرین کرام اور مؤرخینِ اسلام نے لکھا ہے کہ نمرود بن کنعان نے بابل میں ایک ایسی فلک بوس عمارت تعمیر کروائی جس کی اونچائی پانچ ہزار ہاتھ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے نمرود اور اس کے پیروکاروں کو اس عمارت سمیت نہ صرف زمین بوس کیا بلکہ زمین میں ہی دھنسا دیا تھا۔ اس واقعہ کی تفصیل سورۂ نحل آیت:۲۶، اور سورۂ ابراہیم آیت:۴۵ کی تفسیر میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے پہلے مشرکوں اور متکبروں کا تذکرہ فرمایا ہے، اور پھر سورۂ نحل کی آیت:۲۶ میں فرمایا ہے:

﴿فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝﴾ ❶

”اللہ نے ان کی عمارت کی بنیادوں سے خبر لی، اور دھڑ دھڑا کر اوپر سے ان پر چھت آ گری اور جدھر سے انہیں خیال بھی نہ تھا ادھر سے عذاب آ پہنچا“۔

زمین میں دھنسائے جانے والوں میں سے ہی قارون بھی تھا، جس کا واقعہ اور تذکرہ دولت قرآن کریم کی سورۂ قصص آیت:۷۶ تا ۸۸ میں مذکور ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ﴾ ❷

”ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا“۔

ایسے ہی سورۂ عنکبوت کی آیت:۳۸، ۳۹ اور ۴۰ کی تفسیر بھی دیکھیں، وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد و ثمود اور قارون و فرعون و ہامان کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ ان میں سے بعض پر ہم نے پتھراؤ کیا اور بعض پر چھنگاڑ کا عذاب بھیجا۔ اور بعض کو زمین میں دھنسا دیا، اور ان میں سے بعض کو ہم نے غرق کر دیا۔

---

❶ فتح الباري:١/ ٥٣٠؛القرطبي:٤/ ٩/ ٢٥٠، ١٠/ ٦٥ دار الكتب العلمية اور دیگر تفاسیر ملاحظہ فرمائیں۔

❷ تفصیل کتبِ تفسیر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

صحیح بخاری میں تعلیقاً اور مصنف ابن ابی شیبہ میں موصولاً حضرت عبداللہ بن ابو المحل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارا گزر بابل کے اس مقام سے ہوا جہاں (نمرود کے محل کو) دھنسانے کا واقعہ رونما ہوا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ وہاں سے آگے نکل گئے''۔

یہ تو راوی کا بیان ہے، جب کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہی ایک دوسرے طریق سے خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی بھی مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

''میں اس زمین پر نماز پڑھنے والا نہیں ہوں، جہاں اللہ تعالیٰ نے (مجرموں، متکبروں کو) زمین میں دھنسا دیا تھا''۔ ❶

اور یہ الفاظ انہوں نے تین مرتبہ دہرائے۔

---

❶ بحواله فتح الباري:١/ ٥٣٠ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

چھبیس مقامات پر نماز؟

قاضی امام ابن العربی رحمہ اللہ، علامہ حافظ زین الدین عراقی رحمہ اللہ اور بعض دیگر اہل علم نے چھبیس ایسے مقامات گنوائے ہیں، جہاں نماز کی ممانعت ہے۔ جن میں سے بعض ہم بادلائل ذِکر کر چکے ہیں۔ اور اب آیئے ان سب مقامات کا اجمالی تذکرہ بھی کر دیں۔ چنانچہ امام ابوبکر ابن العربی رحمہ اللہ نے عارضة الأحوذي شرح ترمذی میں تیرہ مقامات ذِکر کیے ہیں:

۱: کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ یا روڑی۔

۲: کمیلہ و مذبح یا بُچڑ خانہ۔

۳: قبرستان۔

۴: عام گزرگاہ یا چلتی راہ۔

۵: حمام۔

۶: اونٹوں کے باڑے۔

۷: خانہ کعبہ کی چھت۔

۸: قبرستان یا مقبرہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

۹: پاخانہ گاہ یا لیٹرین کی نجاست بھری دیوار کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

۱۰: کنیسہ یا گرجا یا چرچ میں۔

۱۱: یہودیوں کے معبد میں۔

۱۲: تماثیل وتصاویر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

۱۳: دارالعذاب یا مقامِ عذاب میں۔

اور ان تیرہ مقامات پر حافظ عراقی نے مزید چھ مقامات کا اضافہ کیا ہے جس سے یہ انیس ہو جاتے ہیں، لہٰذا حافظ عراقی والے مقامات سمیت:

۱۴: کسی کے جبراً غصب کیئے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا۔

۱۵: کسی سوئے ہوئے شخص کی طرف منہ کر کے یا کسی باتیں کرنے والے شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

۱۶: کسی وادی کے بطن میں نماز پڑھنا۔

۱۷: کسی کی جبراً غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا۔

۱۸: مسجدِ ضرار میں نماز پڑھنا۔

۱۹: تنور کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

اور علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے ان انیس پر دو مقامات کا اضافہ کیا ہے، جن میں سے:

۲۰: وہ مسجد جس میں اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ یا کسی بھی دینی امر کا مذاق اڑایا جاتا ہو۔

۲۱: وہ جگہ جہاں ان تینوں میں سے کسی کے ساتھ کفر کیا جاتا ہو۔

اور اہل یمن میں سے ہادی مکتبِ فکر کے علماء نے ان اکیس پر مزید تین مقامات شمار کیئے ہیں:

۲۲: بدعتی شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

۲۳: فاسق (کبیرہ گناہوں کے مرتکب) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

۲۴: چراغ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

سادات میں سے امام یحییٰ رحمہ اللہ نے ان کے علاوہ مزید دو مقام گنوائے ہیں:

۲۵: جنابت والے مرد و زن کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

۲۶: حائضہ عورت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔[1]

الگ الگ وضاحتیں ا تا ۹:

ان بعض جگہوں پر نماز پڑھنا ممنوع ہے، بعض پر مکروہ اور بعض پر بعض شرطوں کے ساتھ جائز، مثلاً:

۱: قبرستان۔

۲: حمام۔

۳: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھا ممنوع و مکروہ ہے۔ ایسے ہی:

۴: قبرستان یا مقبرہ کی طرف منہ کر کے۔

۵: تصاویر و تماثیل کی طرف منہ کر کے۔ اور

۶: دار العذاب یا مقامِ عذاب پر نماز پڑھنا۔ اسی طرح ہی:

۷: مسجدِ ضرار میں نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔

۸: عیسائیوں کے گرجا گر، اور

۹: یہودیوں کے معبد میں اگر تصویریں بنی ہوں یا ثابت ہو جائے کہ وہ کسی نبی یا نیک آدمی کی قبر پر بنائے گئے ہیں، تو وہاں بھی نماز جائز نہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو اور وہاں سے نکل کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو وہاں نماز جائز ہو جائے گی۔

۱۰، ۱۱: تنور اور چراغ کی طرف منہ کر کے نماز:

تنور اور چراغ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، دراصل ایک ہی بات ہے جو آگ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے آتش پرستوں سے مشابہت کی وجہ سے ممنوع ہے۔ لیکن اگر غیر اختیاری طور پر کہیں نماز پڑھنی پڑ جائے، اور نمازی کے دل میں فقط ربِ ذوالجلالِ

[1] نيل الأطار: ١/ ٢/ ١٣٩، ١٤٠ ـ تحفة الأحوذي: ٢/ ٣٢٦، ٣٢٧؛ عارضة الأحوذي: ١/ ٢/ ١١٤، ١١٥؛ دار العلم للجميع، شارع الساريا، وقد سقط من النساخ الثالث عشر في هذه الطبعة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

والا کرام کی عبادت کرنے کا پختہ عقیدہ ہو تو ان جگہوں پر بھی اس ناچاری کی شکل میں، اور مذکورہ صورت میں نماز ہو جائے گی۔ ان گیارہ مقامات کا تذکرہ قدرے تفصیل سے ہو چکا ہے۔[1]

۱۲، ۱۳۔ روڑی و کمیلہ میں:

اب رہی کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ یا روڑی اور کمیلہ و مذبح یا بچُو خانہ تو یہ دونوں جگہیں ایسی ہیں جہاں نجاست ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہاں نماز پڑھنا منع ہے۔ جب کہ بچُو خانے کے بارے میں تو یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ شیطانوں کا ڈیرہ ہوتا ہے۔

۱۴۔ عام گزرگاہ پر:

عام گزرگاہ یا چلتی راہ پر نماز کی ممانعت دو حدیثوں یا طُرق میں وارد ہوئی ہے۔ اگرچہ ان میں سے کوئی بھی کلام سے خالی نہیں اور دلجمعی و خشوع کی خاطر چلتے راستے سے تھوڑا ہٹ کر نماز ادا کرنے میں ہی احتیاط ہے۔ اور ان طرق میں سات جگہوں کا ذِکر آیا ہے۔

۱۵۔ خانہ کعبہ کی چھت پر:

خانہ کعبہ کی چھت پر نماز کا ذِکر بھی ایک حدیث میں آیا ہے، جب کہ وہ حدیث ضعیف ہے۔ اس لیئے ائمہ وفقہاء کے مابین اس بارے میں اختلاف ہے۔ اور طیارہ یا ہوائی جہاز میں نماز کے سلسلہ میں جو تفصیل ذِکر کی جا چکی ہے، وہ ذہن میں رکھی جائے تو امام شافعی و ابو حنیفہ رحمہما اللہ والا مسلکِ جواز ہی اقرب لگتا ہے۔

۱۶۔ لیٹرین کی طرف منہ کر کے:

پاخانہ گاہ یا لیٹرین کی نجاست بھری دیوار کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت وکراہت کے بارے میں بعض مرفوع احادیث اور موقوف آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وارد ہوئے ہیں۔ جیسا کہ الکامل لابن عدی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے سات صحابہ رضی اللہ عنہم کے مابین کھڑے ہو کر فرمایا:

---

[1] انظر أيضاً المغني: ٢/ ٤٦٨، ٤٨٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

"اس مسجد میں نماز منع ہے جس کے سامنے پاخانہ گاہ ہو"۔ ❶

لیکن اس حدیث کی سند کو حافظ عراقی نے غیر صحیح قرار دیا ہے۔ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((لَا يُصَلَّى تُجَاهَ حُشٍّ)) ❷

"پاخانہ گاہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھی جائے گی"۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مصنف ابن ابی شیبہ میں ہی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((لَا يُصَلَّى تُجَاهَ حُشٍّ)) ❸

"پاخانہ گاہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھی جائے گی"۔

اور حضرت ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ کا اثر بھی مصنف ابن ابی شیبہ میں یوں مروی ہے:

((كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءٍ)) ❹

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین چیزوں کو مکروہ سمجھتے تھے"۔

اور ان میں سے ہی انہوں نے ایک پاخانہ گاہ بھی شمار کی۔

اگر پہلی حدیث صحیح سند سے ثابت ہوتی تو اس معاملہ میں نص تھی۔ لیکن وہ چونکہ ضعیف ہے، لہٰذا فقہاء کے مابین پاخانہ گاہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی کراہت و عدمِ کراہت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ مساجد کے حمام مسجد کے سامنے نہیں بلکہ پیچھے کی جانب بنائے جائیں، اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ البتہ اگر کہیں مسجد سے باہر کسی جگہ نماز پڑھنے کی نوبت آجائے تو جانماز ایسی جگہ بچھائیں، جہاں سامنے (یعنی قبلہ کی جانب) لیٹرین

---

❶ نیل الأطار: ١/ ٢/ ١٣٩۔

❷ حوالہ سابقہ۔

❸ نیل الأطار: ١/ ٢/ ١٣٦۔

❹ النیل أیضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

نہ آئی ہو۔ ❶

۱۷۔ غصب کی ہوئی زمین میں نماز:

کسی کے جبراً غصب کیئے ہوئے گھر یا زمین پر نماز کی کراہت اس لیئے شمار کی گئی ہے کہ اس نے غیر کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر استعمال میں لے رکھا ہے۔ ❷

غصب شدہ زمین پر تعمیر کی گئی مسجد میں نماز پڑھنے سے احتراز کیا جائے۔ اگر قریب دوسری کوئی مسجد نہ ہو تو ایسی متنازعہ مسجد میں نماز ہو جائے گی۔ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ ایسی مسجد میں نماز نہیں ہوتی۔ لیکن دیگر محدثین کرام نے ان کے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا۔ ❸

۱۸، ۱۹۔ سوئے ہوئے یا باتیں کرتے ہوئے شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا:

سوئے ہوئے یا باتیں کرتے ہوئے شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی کراہت پر ابوداؤد اور ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مرفوع حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے، جس میں ہے:

''سوئے ہوئے اور باتیں کرتے ہوئے شخص کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو''۔ ❹

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام نہیں لیا گیا۔ لہٰذا بقول امام خطابی رحمہ اللہ اس مجہول العین راوی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف و ناقابلِ استدلال ہے۔ اور باتیں کرنے والے، ایسے ہی سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کی کراہت پر اس حدیث سے

❶ المغني: ٢/ ٤٦٨، ٤٧٠۔

❷ للتفصيل المغني: ٢/ ٤٧٦، ٤٧٧، وفيه خلاف بين أهل العلم۔

❸ المحلى: ٢/ ٤/ ٣٣، مسئلہ نمبر ٣٩٤۔ المغني: ٢/ ٤٧٥، ٤٧٧ وفتاویٰ صادرہ از دار الافتاء، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، منشورہ در ہفت روزہ ''اہلحدیث'' جلد ۲۲، شمارہ ۴۵، بابت ۲۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ، ۲۲/ نومبر ۱۹۹۱

❹ أبو داؤد مع العون: ٢/ ٣٨٧، ٣٨٨۔ نيل الأوطار أيضاً۔ فتح الباری: ١/ ٥٨٧۔ ابن ماجه: ٩٥٩.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

بھی استدلال ممکن ہے، جس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ابوداؤد و ابن ماجہ، بیہقی، شرح السنہ بغوی (تعلیقاً) اور مستدرک حاکم میں مرفوعاً مروی ہے:

"سوئے ہوئے اور باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔ ❶

ایسے ہی معجم طبرانی اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مرفوعاً مروی ہے۔ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ امام مجاہد رحمہ اللہ سے بھی مرسلاً مروی ہے۔ ❷

طرق وشواہد کی بناء پر علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح اور کم از کم حسن قرار دیا ہے۔ ❸

صحیح بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ اور مسند احمد میں ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے، جب کہ میں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹی (سوئی) ہوتی تھی۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے لگتے تو مجھے جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔ ❹

بخاری و مسلم، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، دارمی، بیہقی، طیالسی، شرح السنہ، مصنف عبدالرزاق، مؤطا امام مالک اور مسند احمد میں ہے:

"واللہ! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا، جب کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوئی ہوتی تھی"۔ ❹

اس حدیث کے مختلف طُرق میں وارد ہونے والے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی

---

❶ صحيح أبي داؤد:١/ ١٣٤ وصحيح ابن ماجه:١/ ٨٥؛ ارواء الغليل:٢/ ٩٤ وحسنه؛ شرح السنه:٢/ ٤٦٣ ؛صحيح الجامع:٧٣٤٩۔

❷ مجمع الزوائد:١/ ٢/ ٦٥ .

❸ للتفصيل الارواء:٢/ ٩٤، ٩٧ .

❹ بخاري مع الفتح:١/ ٥٨٧؛ مسلم مع نووي:٣/ ٦/ ٦٤؛ صحيح أبي داؤد:٦٥٥؛ الاحسان:١١١، ١١٢ .

❺ بخاري:١/ ٥٨٨؛ مختصر مسلم:٢٦٠؛ شرح السنه:٢/ ٤٥٨؛ الاحسان: ٦/ ١٥٠، ١٥١ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

اکرم ﷺ نے سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ لہٰذا اس حدیث اور ممانعت والی حدیث کے مابین کچھ تعارض سا پیدا ہو گیا ہے، جسے اہل علم نے یوں حل کیا ہے۔

"سامنے سوئے ہوئے شخص سے ممکن ہے کوئی ایسی چیز ظاہر ہو جو نمازی کو نماز سے غافل کر دے، اور اس کی توجہ ہٹا دے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کے انداز کو بھانپتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر نمازی کو ایسی حالت کا خدشہ نہ ہو، یا سامنے والے شخص سے اس بات کا اندیشہ نہ ہو تو ایسے میں ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، ورنہ مکروہ ہے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نیز حضرت مجاہد اور طاؤس رحمہما اللہ کا مکروہ کہنا اسی پہلی صورت سے تعلق رکھتا ہے"۔ ❶

اس طرح دونوں قسم کی احادیث میں کوئی تعارض نہ رہا۔

سونے والے شخص کی طرح ہی حدیث میں باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ لہٰذا امام خطابی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ امام شافعی و امام احمد رحمہما اللہ باتیں کرنے والے شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کو بھی مکروہ قرار دیتے تھے، اور لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی بولتے شخص کے سامنے نماز نہیں پڑھتے تھے، سوائے جمعہ کے دن خطیب کے سامنے پڑھنے کے۔ ❷

امام بغوی رحمہ اللہ نے بھی شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس بات کی ممانعت بیان کی جاتی ہے کہ دو آدمی باتیں کر رہے ہوں اور ان کے مابین (سامنے) کوئی نماز پڑھ رہا ہو۔ ❸

اور امام خطابی رحمہ اللہ کے بقول امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ نے باتیں کرنے والے شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے، کیونکہ اس کی باتیں نمازی کی نماز سے توجہ ہٹا

---

❶ فتح الباری: ١/ ٥٨٧، ٥٨٨۔

❷ معالم السنن: ١/ ١/ ١٦١۔

❸ شرح السنہ بغوی: ٢/ ٤٦٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

دیتی ہیں۔ ❶

۲۰۔ وادی کے بطن میں نماز:

کسی وادی کے بطن میں نماز کی ممانعت کا ذِکر سات مقامات والی حدیث کے بعض طُرق میں مقبرہ کی بجائے بطن الوادی کے لفظ سے وارد ہوا ہے، جس کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ نے روضۃ الطالبین میں کہا ہے:

''وادی کے بطن میں نماز کی ممانعت قطعی نہیں ہے۔ ابن الصلاح نے کہا ہے کہ کتبِ حدیث میں اس کا کوئی ثبوت یا ذِکر مجھے نہیں ملا۔ ویسے بھی بطن وادی میں نماز ممنوع و مکروہ کیسے ہو سکتی ہے، جب کہ ابن الصلاح کے بقول خود بیت اللہ شریف اور مسجدِ حرام ہی بطن وادی میں ہیں''۔ ❷

۲۱، ۲۲، ۲۳۔ بدعتی، جنبی اور حائضہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا:

بدعتی، جُنبی اور حائضہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت و کراہت پر اس روایت سے استدلال کیا گیا ہے جو امام یحییٰ نے اپنی کتاب ''الانتصار'' میں ذِکر کی ہے، جس میں ہے:

''بدعتی، جُنبی اور حائضہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں ہوتی''۔ ❸

اس حدیث کی استنادی حیثیت کے بارے میں امام شوکانی رحمہ اللہ نے کچھ نہیں کہا، جبکہ ''الانتصار'' نامی کتاب بھی کوئی ایسی مستند نہیں ہے کہ اس میں وارد حدیث کو بلا تحقیق قبول کیا جا سکتا ہو۔

۲۴۔ فاسق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا:

فاسق کی طرف منہ کر کے نماز کی ممانعت و کراہت اُس کی اہانت و تذلیل کرنے کی

❶ للتفصیل فتح الباري: ۱/ ۵۸۷، ۵۸۸؛ عون المعبود: ۲/ ۳۸۷، ۳۸۸؛ نیل الأوطار أیضاً.

❷ بحوالہ تلخیص الحبیر: ۱/ ۱/ ۱۲۵، ۲۷۶؛ نیز دیکھیے: روضۃ الطالبین۔

❸ نیل الأوطار: ۱/ ۲/ ۱۴۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

غرض سے ہے کہ گویا وہ انسان نہیں نجاست کا ڈھیر ہے۔ لیکن اس کی ہمیں کوئی واضح دلیل نہیں ملی۔

۲۵، ۲۶۔ اللہ و رسول ﷺ یا کسی دینی امر سے مذاق:

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے جو اللہ و رسول ﷺ یا کسی دینی امر سے مذاق یا کفر والی مسجد یا جگہ پر نماز کی کراہت ذِکر کی ہے، اس پر قرآن و سنت کے عمومی دلائل سے استدلال کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

کعبہ کے اندر نماز کی مشروعیت

بیت اللہ کی چھت پر نماز کا ذکر تو ہو چکا ہے، جبکہ اس کی نوبت کا آنا انتہائی ناممکن ومحال اور مشکل ونادر سی بات ہے۔

خانہ کعبہ ہی سے متعلقہ ایک دوسری صورت یہ بھی ہے کہ اس کے اندر نماز کا کیا حکم ہے؟ اس سلسلہ میں نبیٔ اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے خانہ کعبہ میں دو (۲) رکعتیں نفلی پڑھی تھیں۔ چنانچہ صحیح بخاری ومسلم، ابوداؤد ونسائی، مؤطا امام مالک اور سنن دارمی میں ہے:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

''نبیٔ اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کیا کیا؟''

تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ایک ستون کو اپنی دائیں جانب رکھا اور دو کو اپنی بائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے اور ان دنوں خانہ کعبہ کی چھت (٦) ہی ستونوں پر قائم تھی۔

''پھر نبیٔ اکرم ﷺ نے نماز پڑھی۔''

اور صحیح بخاری ومسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

''کیا نبیٔ اکرم ﷺ نے کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے؟''

تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''ہاں، آپ ﷺ نے ان دوستونوں کے مابین دو (۲) رکعتیں پڑھیں جو اندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

داخل ہونے والے کے بائیں ہاتھ پر آتے ہیں۔پھر خانہ کعبہ سے آپ ﷺ جب باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے کعبہ شریف کے سامنے (اس کی طرف منہ کرکے) بھی دو رکعتیں پڑھیں۔" ❶

خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے کا موقع تو آج صرف امراء وملوک اور حکّام یا خاص لوگوں کو ہی مل سکتا ہے، البتہ اگر کوئی شخص بیت اللہ کی تعمیرِ قریش کے وقت خالی چھوڑی گئی جگہ حطیم یا حِجرِ اسماعیل علیہ السلام میں دو (۲) رکعتیں پڑھنے کی سعادت حاصل کرلے تو اس کی وہ دو (۲) رکعتیں بھی خانہ کعبہ کے اندر ہی شمار ہوں گی۔

کیونکہ وہ جگہ بھی خانہ کعبہ کا ہی حصّہ ہے۔اور حطیم یا حِجرِ اسماعیل علیہ السلام وہ جگہ ہے جو نیم دائرہ کی شکل میں ہے، اور اس حطیم میں نماز کی سعادت حاصل کرلینا قدرے آسان ہے اور کئی مرتبہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے نوازا ہے۔ ❷ واللّٰہ الحمد والشکر علی ذالك۔

فقاہتِ امام بخاری رحمہ اللہ کا ایک نمونہ:

ایک بات یہ بھی ذِکر کرتے چلیں کہ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے امام بخاری رحمہ اللہ کو، انہوں نے اپنی صحیح میں نبیٔ اکرم ﷺ کے دخولِ کعبہ کے واقعہ پر مشتمل اس حدیث کو ۹ مقامات پر ذِکر کرکے اس سے کتنے ہی مسائل اخذ کیئے ہیں۔

نفل یا فرض بھی:

خانہ کعبہ میں نماز سے متعلقہ ایک آخری موضوع بھی مختصراً عرض کرتے چلیں کہ

❶ بخاری مع الفتح: ٦/ ١٣١، ١٣٢۔١/ ٥٠٠؛ مسلم مع نووی: ٥/ ٩/ ٨١، ٨٢؛ صحیح أبي داؤد: ١٧٨٠، ١٧٨١؛ صحیح نسائی: ٧٢٣؛ ارواء الغلیل: ١/ ٣٢٠؛ المنتقیٰ: ١/ ٢/ ١٤٠۔

❷ حطیم کی تحدید وقبلہ کی تفصیل کے لیئے فتح الباری: ٣/ ٤٤٣ اور شرح مسلم نووی: ٥/ ٩/ ٩١٠ ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

متعلقہ احادیث سے تو نفلی نماز کا ہی پتہ چلتا ہے، لیکن استقبالِ کعبہ کے مسئلہ میں نفل و فرض ہر دو نمازوں کا حکم ایک سا ہے۔ لہٰذا نفلی نماز کی طرح ہی فرضی نماز بھی خانہ کعبہ میں مشروع ہے۔ جمہور اہلِ علم کا یہی مسلک ہے، (اور احادیثِ صحیحہ سے بظاہر اسی کی تائید ہوتی ہے۔) البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ کعبہ شریف کے اندر قطعاً کوئی نماز نہیں ہوتی، اور ان کا یہ کہنا ہے کہ اندر نماز پڑھنے سے کعبہ شریف کے بعض حصوں کی طرح پشت یا پیٹھ ہوتی ہے جب کہ حکم اس کی طرف منہ کرنے کا ہے۔ اور یہ منہ کرنے کا حکم سارے کعبہ کی طرف منہ کرنے پر محمول ہوگا، (لہٰذا بعض کی طرف پشت ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوگی)۔ بعض مالکی فقہاء، ظاہریہ اور امام طبری رحمہ اللہ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔ اور مالکیہ میں سے مازری نے کہا ہے کہ ہمارے مسلک میں مشہور موقف یہی ہے کہ کعبۃ اللہ کے اندر نماز منع ہے۔ اور اگر کوئی پڑھ لے تو وہ دُہرائے جب کہ ابن عبدالحکم نے کہا ہے کہ نماز ہو جائے گی۔

علامہ ابن عبدالبر اور امام ابن العربی رحمہما اللہ نے بھی یہی کہا ہے کہ نماز ہو جائے گی۔ ابنِ حبیب نے بھی لوٹانے، دُہرانے کا ہی کہا ہے۔ جبکہ اصبغ نے اس شکل میں دُہرانے کا کہا ہے، جب جان بوجھ کر اندر نماز پڑھی ہو۔ یہ تو فقہاء مالکیہ کے اقوال ہیں۔ جبکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کی طرف مطلقاً یہ قول منسوب کیا ہے کہ ان کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نوافل جائز ہیں۔ اور ان کے بعض اصحاب نے ان نوافل سے وہ فرض نماز شمار کی ہے جو نہ تو نمازوں کی مؤکدہ سنتیں ہوں اور نہ ہی وہ غیر فرض نمازیں ہوں جن کی جماعت کرانا مشروع ہے۔

امام ابن دقیق العید نے عمدۃ الاحکام کی شرح میں لکھا ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ فرض نماز پڑھنے کو مکروہ و ممنوع سمجھتے تھے تو گویا اُنہوں نے بھی فرض و نفل میں فرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور جو اختلاف کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کے جواز و عدمِ جواز میں ہے وہی حطیم میں نماز پڑھنے کی شکل میں بھی پیش آتا ہے۔ ہاں اگر کعبہ شریف کی طرف پُشت کرے اور حطیم کی طرف منہ کرے تو پھر اس جہت کو کعبہ میں سے شمار نہ کرنے والے قول کی بناء پر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

شخص کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔اور یہ بات معقول بھی ہے کہ کعبہ کے سائے تلے عمارتِ کعبہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز کیسے صحیح ہوگی؟ ہاں اگر حطیم میں کھڑا ہو اور منہ عمارتِ کعبہ کی طرف ہو تو پھر اس کی نماز صحیح اور کعبہ کے اندر پڑھی گئی شمار ہوگئی۔ ❶

واللّٰہ الھادی الیٰ سوآء السبیل

والسلام علیکم ورحمة البرکاته

ابو سلمان محمد منیر قمر نواب الدین

مترجم وداعیہ متعاون مراکزِ دعوت وارشاد

الخبر، الراکه، الدمام

(سعودی عرب)

---

❶ بخاری مع الفتح الباری: ۳/ ۴٦٦، ۴٦۷؛ وانظر أيضاً المغنی: ۲/ ۴۷۵، ۴۷٦ ولا تجوز الفريضة في الكعبة ولا علی ظگرها عند الحنابلة أيظاً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

مصادر و مراجع

1: قرآن کریم۔

2: اقتضا الصراط المستقیم، امام ابن تیمی، طبع الریاض۔

3: الاختیارات العلمی، امام ابن تیمیہ، طبع الریاض۔

4: اروا الغلیل، علامہ البانی، المتب الاسلامی بیروت۔

5: اشرف الحواشی (فوائد سلفیہ)، مولانا محمد عبدہ الفلاح، طبع لاهور۔

6: البدایہ والنهایہ، امام ابن کثیر، طبع بیروت۔

7: التلخیص الحبیر، حافظ ابن حجر عسقلانی، طبع جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔

8: تفسیر ابن کثیر، امام ابن کثیر، طبع بیروت۔

9: تفسیری فوائد وحاشیہ، مولانا محمود حسن و علامہ عثمانی، ورز برگ جرمنی۔

10: تقریب التهذیب، حافظ ابن حجر عسقلانی، طبع نشر السّنہ ملتان۔

11: تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد، علام البانی، طبع جمعیة احیاء التراث کویت۔

12: تحفة الأحوذی شرح ترمذی، علامہ عبدالرحمن مبارکپوری، طبع مدنی۔

13: جزء القراءة، (امام بخاری) اردو ترجمہ (مولانا خالد گرجاکھی، دار احیاء السنۃ، گرجاکھ، گوجرانوالہ۔

14: الجواب الباهر ضمن مجموع الفتاویٰ (مستقل)، امام ابن تیمیہ، دار الافتاء الریاض۔

15: جدید فقہی مسائل، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مجلس تحقیقات، حیدر آباد (انڈیا)

16: الروضة الندیہ شرح الدرر البهیة، علامہ نواب صدیق حسن خان، والی بھوپال و امام شوکانی، طبع بیروت۔

17: روضة الطالبین، امام نووی، المتب الاسلامی بیروت۔

18: الزواجر من اقتراف الکبائر، امام هیتمی، طبع بیروت۔

19: زاد المعاد بتحقیق الارناؤوط، علامہ ابن القیم، طبع قطر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

20: سنن ابن ماجه، امام ابن ماجه، طبع بیروت۔

21: سلسلة الاحاديث الصحيحة، علامه البانی، المكتب الاسلامی بیروت۔

22: سبل السلام شرح بلوغ المرام، علامه صنعانی، طبع بیروت۔

23: سنن ترمذی مع تحفة الاحوذی، امام ترمذی و علامه عبدالرحمن مبارکپوری، طبع مدنی۔

24: سنن بوداؤد مع عون المعبود، امام بوداؤد وعلامه عظیم آبادی، طبع مدنی۔

25: شرح السنة بتحقيق الارناؤوط، امام بغوی، المكتب الاسلامی بیروت۔

26: صحيح مسلم مع نووی، امام مسلم، طبع بیروت۔

27: شرح الصدور بتحريم رفع القبور، امام شوکانی، طبع بیروت۔

28: شرح منتهی الارادات، منصور البهوتی، عالم الكتب بیروت۔

29: صحيح ابن حبان الاحسان بتحقيق الارناؤوط، بلبان الفاسی، طبع المكتب الاسلامی بیروت۔

30: صحيح نسائی علامه البانی، مكتب التربية والتعليم لدول الخليج الرياض۔

31: صحيح مسلم مع نووی، امام مسلم، طبع بیروت۔

32: صحيح ترمذی، علامه البانی، مكتب التربية والتعليم لدول الخليج الرياض۔

33: صحيح ابي داؤد، علامه البانی، مكتب التربية والتعليم لدول الخليج الرياض۔

34: صحيح الجامع الصغير، علامه البانی، المكتب الاسلامی بیروت۔

35: الصحيح الجامع للبخاری مع فتح الباری، امام بخاری، دار الافتاء الرياض۔

36: صفة، صلا النبی ﷺ، علامه البانی، المكتب الاسلامی بیروت۔

37: الصارم المنی فی الرد عل السبی، ابن عبد الهادی، دار الافتا سعودی عرب۔

38: ضعيف الترمذی، علامه البانی، المكتب الاسلامی بیروت۔

39: عمدة القاری شرح صحيح البخاری، علامه عینی، دار الفكر بیروت۔

40: عون المعبود شرح ابوداؤد، علامه شمس الحق عظیم آبادی، طبع مدنی۔

41: فيض القدير، شرح الجامع الصغير، امام عبدالرؤوف المناوی، طبع بیروت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

42: فتح المجيد، شيخ عبدالرحمن بن حسن آل شيخ، طبع الرياض.

43: فتاویٰ اسلامیہ شیخ ابنِ باز، ابنِ عثیمین، ابنِ جبرین، دارالقلم بیروت.

44: فتح الباری شرح صحیح البخاری، حافظ ابن حجر عسقلانی، دارالا فتاء الریاض.

45: فتاوی ابن باز، سماحة الشيخ ابن باز، دارالدعوة الرياض.

46: قرة عیون الموحدین (اردو)، ترجمہ مولانا عطاءاللہ ثاقب، انصارالسنۃ لاہور.

47: القاعدة الجليلة فی التوسل والوسيلة، امام ابن تيميه، طبع الرياض.

48: کتاب التوحید، الشیخ محمد بن عبدالوهاب التمیمی، طبع الریاض.

49: کتاب التوحید مع القول السدید، امام محمد بن عبدالوهاب التمیمی، دارالافتاء الریاض.

50: المحلّی، علامه ابن حزم، طبع القاهره مصر.

51: معالم السنن، امام خطابی، طبع بیروت.

52: مستدرك حاكم، امام حاكم، طبع بیروت.

53: مسند الدارمی، امام دارمی، طبع بیروت.

54: مسند ابویعلیٰ بتحقیق حسن سلیم، امام ابویعلیٰ، طبع بیروت.

55: المغنی بتحقیق الترکی، ابن قدامة، دار هجر مصر.

56: مختصر مسلم بتحقیق البانی، امام منذری، المکتب الاسلامی بیروت.

57: منتقی الاخبار مع نیل الاوطار، للمجد ابن تیمیه، طبع بیروت.

58: مجموع فتاویٰ ابن تیمیه، امام ابن تیمیه، طبع سعودی عرب.

59: مسند احمد بفهرس البانی، امام احمد، المکتب الاسلامی بیروت.

60: موارد الظمآن (زوائد ابن حبان)، امام هیثمی، طبع بیروت.

61: مجمع الزوائد، امام هیثمی، طبع بیروت.

62: مختصر الشمائل، امام ترمذی و علامه البانی، طبع بیروت.

63: مشکوٰۃ تحقیق البانی، خطیب التبریزی، طبع بیروت.

64: معجم طبرانی کبیر، تحقیق حمدی السلفی، امام طبرانی، طبع بیروت.

65: مؤطا امام مالك، مع تنویر الحوالك للسیوطی، امام مالك، طبع بیروت.

66: مجموع الرسائل المنيرية، جماعتِ علماء، جامعة اسلامية المدينة المنورة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

67: المشاهدات المعصومی ، شیخ سلطان المعصومیة ، دارالافتا الریاض۔

68: نیل الاوطار ، امام شوکانی ، طبع الریاض۔

69: هدایة المستفید ترجمه فتح المجید (اردو)، مولانا عطاء اللہ ثاقب، انصار السنۃ لاہور۔

70: الآثار للامام محمد بن حسن الشیبانی۔

جرائد و مجلّات:

71: (۱) ہفت روزہ الاعتصام لاہور۔ 72: (۲) ہفت روزہ اہلحدیث لاہور۔

73: بکثرت ویب سائٹس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

READ TAWHEED PUBLICATIONS BOOKS FOR AUTHENTIC INFORMATION ABOUT ISLAM

یادداشت

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہماری جدید اور مفید مطبوعات

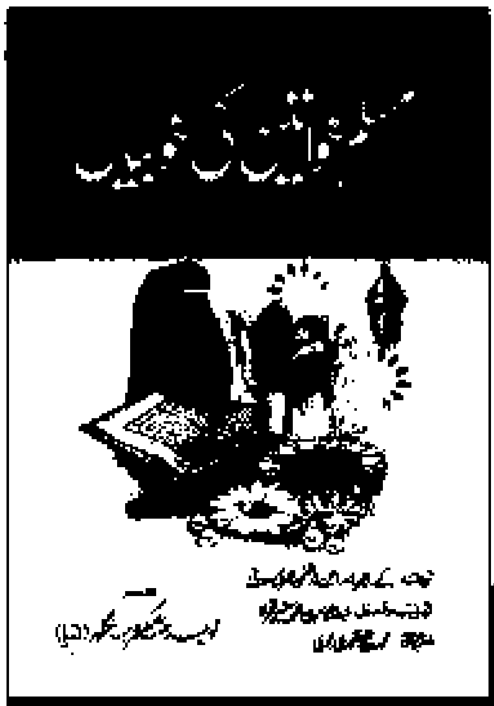

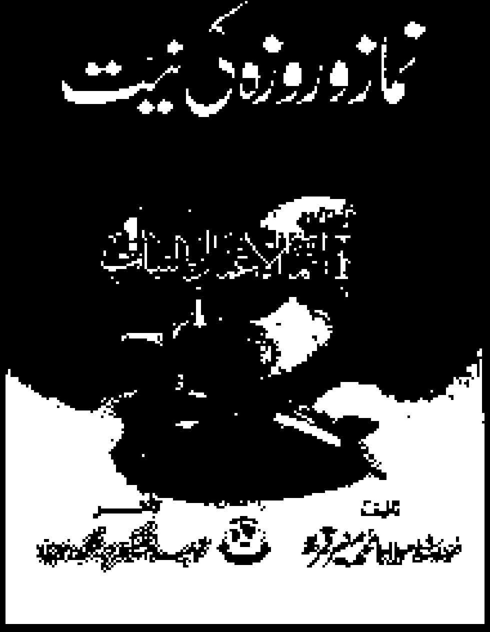

MASAJID O MAQABIR
AUR
MAQAMAT-E-NAMAZ

Published By

Tawheed Publications
#43, S.R.K. Garden, BENGALURU-41
Email : tawheed_pbs@hotmail.com
khanmr1977@gmail.com

URDU
91

Read "Tawheed Publications" books for authentic information about ISLAM